نقیبِ ختمِ نبوّۃ
ملتان

حرفِ آخر

مَنْ ارْتَدَّ فَاقْتُلُوْہُ

جو مُرتد ہو جائے اُسے قتل کردو !

اِرشادِ رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم

جو نام نہاد مسلمان نبوّت کے اِن ڈاکوؤں سے حُسنِ سلوک کے قائل ہیں یا ان سے رواداری پر عامل ہیں وُہ حرماں نصیب روزِ محشر شفیعِ اُمّت حضور خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا مُنہ لے کر جائیں گے۔ جو "میاں" صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں، وُہ اِس قابل نہیں کہ اُسے مُنہ بھی لگایا جائے۔ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ عالیہ پر ڈاکہ ڈالنے والا مسیلمہ کذّاب کی طرح آج بھی واجبُ القتل ہے۔ اِرتداد ایک ایسا جُرم ہے جس کی معافی اِسلام میں کہیں نہیں۔ "**مرزا**" اور اُس کے ماننے والے —

دجّال ○ کذّاب ○ مُرتد ○ واجبُ القتل اور **جہنّمی** ہیں ۔!

بانیٔ احرار مؤسّس تحریکِ تحفّظِ ختمِ نبوت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

مرزائیوں کی اپنی تحریروں میں درج ہے کہ وُہ۔ "اپنے سوا تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں"۔ تو پھر وُہ مسلمانوں میں شامل رہنے پر مُصر کیوں ہیں :؟ ——

جو مسلمان اِس اُمّتِ مُرتدّہ کو مسلمانوں کا جُز خیال کرتے ہیں اور ان کے وسائل سے مرعوب ہو کر اِس تحریک کو محض "احرار" کی تحریک سے تعبیر کرتے ہیں وُہ اِسلام اور نفسِ اِسلام کے تقاضوں کو نہیں سمجھتے۔ اُن کے نزدیک اِسلام بھی دُوسرے مذاہب کی طرح اِنسان کا ذاتی معاملہ ہے اور یہی وُہ نقطۂ نِگاہ ہے جس سے مرزائیت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے ۔۔!

مفکّرِ احرار چودھری افضل حقؒ

ختمِ نبوّت کے معنیٰ یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اِسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھے اِلہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے، تو وُہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل۔ مُسیلمہ کذّاب کو اِسی بنا پر قتل کیا گیا، حالانکہ وُہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نُبوت کا مُصدِّق تھا اور اُس کی اذان میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق تھی ۔۔!

علّامہ اقبالؒ
انوارِ اقبال ص: ۴۵

مُرتد کی شرعی سزا نافذ کرو (تحریکِ تحفّظِ ختمِ نبوّت پاکستان)

یکے از مطبوعات تحریکِ تحفّظِ ختمِ نبوّۃ [شعبۂ تبلیغ] عالمی مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

افکارِ احرار

قائدِ احرار جانشینِ امیرِ شریعت
سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری قدس سرہ

مقامِ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

- جس شخص نے توحید، رسالت اور قیامت کے اقرار کے باوجود صحابۂ کرام کی حرمت وعظمت اور وجاہت وعزت کا اقرار نہیں کیا وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو بہت ہی چھوٹا ہے۔
- اور جو شخص صحابۂ رسول پر اعتماد نہیں کرتا وہ فہمِ قرآن، فہمِ شریعت اور اسوۂ رسول کی حقیقتوں کا زندگی بھر شناسا نہیں ہوسکتا۔
- صحابہ کی معرفت دین شناسی کی اساسِ اول ہے، صحابہ کا اتباع انسانوں کو شریعت کے بحرِ ذخار کا شناور بنا دیتا ہے
- صحابۂ محمد رسول اللہ کی سیرتِ مطہرہ کے اولین پاکباز گواہ ہیں اور محمد رسول اللہ اپنے صحابہ کے ظاہر و باہر پر شاہد عادل ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کے ارواح واجسام کے خزاں رسیدہ چمن کو وحی والہام کی بہاروں سے سجایا اور سنوارا ہے۔
- جس نے ابوبکر کو نہیں پہچانا وہ بے بصیرت، خلافتِ بلافصلِ رسول کیا سمجھے۔
- جس نے عمر فاروق کو نہیں پہچانا وہ بے ہنر، عدل واحسان اور فیصلہ وانصاف کیا جانے۔
- جس نے عثمانِ غنی کو نہیں پہچانا وہ بے بصر، حیاء وغنا اور انتخابِ خلیفہ کی حقیقت کیسے سمجھ سکتا ہے،
- جس نے علی کو نہیں سمجھا وہ ہیچمدان، جان ہی نہیں سکتا کہ قضاء کیا ہے اور قاضی کون ہوسکتا ہے
- جس نے حسن کو نہیں جانا وہ کور بصر کیا جانے کہ قربانی و ایثار کیا ہے اور اجتماعیت و اصلاح کیا ہے اور فتنوں کو کیسے مٹایا جاسکتا ہے۔
- اور جس کج فکر و دوں نہاد نے معاویہ کو نہ جانا وہ کیا جانے کہ بیگانے کیسے آشنا بن جاتے ہیں، دشمن کیونکر دوستی کے حلقہ بگوش ہو جاتے ہیں۔ مروّت وحُسنِ سلوک کیا ہوتا ہے اور سیاستِ شرعیہ کیا ہے۔

نقیبِ ختمِ نبوۃ

اپریل: ۱۹۸۸ء

سلسلۂ اشاعت (۳)

مُوفقاءِ فکر

سیّد عطاء المحسن بخاری
سیّد عطاء المؤمن بخاری
سیّد عطاء المہیمن بخاری
سیّد محمد کفیل بخاری
سیّد عبد الکبیر بخاری
سیّد محمد معاویہ بخاری
سیّد محمد ذوالکفل بخاری
سیّد محمد ارشد بخاری
سیّد خالد مسعود گیلانی

عبد اللطیف خالد ○ اختر جنجوا
عمر فاروق معاویہ ○ محمود شاہد
قمرالحق قمر ○ بدر منیر احرار

رابطہ: مدرسہ معمورہ
دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

قیمت: -/۳ روپے ○ سالانہ -/۳۵ روپے

دِل کی بات :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

احرار ساتھیو! نشأۃ ثانیہ کے بانیو! وفادارو حق کے پرستارو! تمہاری کیا ہی بات ہے۔ محمدؐ کے شیدائیو! شمعِ ختمِ نبوّت کے پروانو! تحریک ختمِ نبوّت کے دیوانو! سرمستو! تمہاری نرالی شان ہے تمہیں بہت سے مذہبی بہروپیوں نے ورغلایا کہ اس دور میں احرار کی کوئی ضرورت نہیں، شاہ جی احرار ختم کر گئے تھے اور شاہ جی چند وعظ فروشوں کو منڈی کا بھاؤ چکانے کے لئے چھوڑ گئے ہیں اور بس اور تم کہاں بھٹکتے رہو گے مارے مارے پھروگے تمہیں کوئی پوچھنے والا نہ ہوگا۔ کچھ تقدس مآب تم سے روٹھ گئے تو اللہ بھی روٹھ جائے گا کیوں کہ ان کے اللہ سے بڑے اندرونی و خصوصی مراسم ہیں باطنی گٹھ جوڑ ہے، کچھ رندوں نے انہیں کی زبان، غزل کے لہجہ میں اور عشوہ و غمزہ و ادا میں تم سے سرگوشیاں کیں۔

> انیسؔ دم کا بھروسہ نہیں ٹھہر جاؤ
> چراغ لے کے کہاں سامنے ہوا کے چلے

مگر تم ایسے کوہِ استقامت و عزیمت نکلے کہ تمہارے پائے استقلال میں لرزش نہ آئی اور تمہارے فکرِ مستقیم سے لغزش نہ ہوئی واہ واہ صد ہزار آفرین تمہاری وفاؤں کے تم نے ان مذہبی بہروپیوں خود ساختہ تقدس مآبوں، مذہبی طبقہ وارِیت کے نوابوں، ٹوڈیوں اور ڈیرے داروں اور ان کے ٹوٹ کروں مذہبی کمیشن ایجنٹوں کو ایک ہی جواب دیا۔

> یہ تو نے کیا کہا واعظ نہ جانا کوئے جاناں میں
> ہمیں تو رہروؤں کی ٹھوکریں کھانا مگر جانا

اور میں کہتا ہوں جو احرار کا وفادار نہیں وہ ہمارا کچھ نہیں لگتا وہ کوئی بھی ہو اور کہیں بھی ہو۔ ہمارے نزدیک وہ ایران کا کاغذی پیراہن ہے وفا کے روپ میں بے وفائی کا بہن ہے۔ احرارِ جگر دار میں تمہیں سلام کہتا ہوں تمہاری وفاؤں کو سلام کرتا ہوں اور تمہاری اداؤں سے پیار کرتا ہوں۔

سید عطاء المحسن بخاری

قسط ۲

مرزائیت کا ماضی و حال

یہ تو تھے غلام قادیانی اور اس کے خاندانی اعترافات لیجیئے اب غلام احمد قادیانی کی ایک خفیہ سرکاری مہم کا کچا چٹھہ ملاحظہ فرمائیں۔

غلام احمد قادیانی سیاسی جاسوس تھا:

چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لئے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کئے جائیں جو در پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں اور ایک چھپی ہوئی بغاوت کو اپنے اندر رکھ کر اسی اندرونی بیماری کی وجہ سے فرضیت جمعہ سے منکر ہو کر اس کی تعطیل سے گریز کرتے ہیں۔ لہذا یہ نقشہ اسی غرض کے لئے تجویز کیا گیا ہے تاکہ اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں کہ جو ایسے باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں مسلمانوں میں ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے برخلاف ہیں اس لئے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کئے جائیں جو اپنے عقیدہ سے اپنی مفسدانہ حالت کو ثابت کرتے ہیں کیونکہ جمعہ کی تعطیل کی تقریب پر ان لوگوں کا شناخت کرنا ایسا آسان ہے کہ اس کی مانند ہمارے ہاتھ میں کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ وجہ یہ کہ جو ایک ایسا شخص ہو جو اپنی نادانی اور جہالت سے برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتا ہے وہ جمعہ کی فرضیت سے ضرور منکر ہوگا اور اسی علامت سے شناخت کیا جائے گا کہ وہ درحقیقت اس عقیدہ کا آدمی ہے لیکن ہم گورنمنٹ میں باادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولٹیکل راز کی طرح اس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے اور ہم امید رکھتے ہیں۔

ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی اور بالفعل یہ نقشے جن میں ایسے لوگوں کے نام مندرج ہیں گورنمنٹ میں نہیں بھیجے جائیں گے"۔ ؎

ہندوستان پر فرنگی سامراج کے غاصبانہ تسلط کے بعد غلام احمد قادیانی برٹش انڈیا میں برطانوی سامراج کا سیاسی گماشتہ تھا۔ وہ جہاں دین میں نقب زنی میں ماہر تھا وہاں مرزا صاحب سیاسی طور پر بھی اپنا ایک رول ادا کرتے ہیں جو مندرجہ بالا عبارت سے آشکارا ہے کہ مرزا جی ان مسلمان مجاہدین کی جاسوسی بھی کیا کرتے تھے جو برطانوی سامراج کے خلاف جہاد میں مصروف تھے۔ غلام احمد قادیانی نے اس عبارت میں ان مجاہدینِ اسلام کو نافہم، باغی، ناحق شناس، باغیانہ سرشت والے، شریر لوگ، مفسدہ پرداز، نادان اور جاہل ملک کہا۔ مسلمان جہاد میں مصروف تھے اور غلام احمد انہیں گالیاں دینے میں مصروف اور جاسوسی کا "فرض" ادا کرتا رہا۔ مرزائی اور لبرل لوگ آنکھیں کھول کر مرزا کی عبارت پڑھیں اور دیکھیں کہ ان مجاہدین کی فہرستیں تیار کر کے مرزا حکومت برطانیہ کو مہیا کرتا رہا اور وہ جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں اپنی جوانیوں کی بہار کو خزاں آشنا کرتے رہے اور غلام احمد قادیانی یوں "اجرِ رسالت" حاصل کرتا رہا اور اقتدارِ فرنگ کی داد دیتا رہا۔ غلام احمد قادیانی اس قدر عیار و دجال ہے جس کا وزن کرنا بہت مشکل امر ہے ایک ماہر رہزن ہے۔

مصرع: چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اپنی تمام برائیوں، بدکاریوں اور حرام خواریوں کو بڑی چابک دستی سے "حسنِ عمل" کا لبادہ پہناتا ہے اور اپنے دام مکر و فریب کے گرفتار رشدگان کو حواس باختہ کر کے قائل کرتا ہے کہ مرزا کے تمام اعمالِ بد اعمالِ حسنہ ہیں۔ پہلے مرزا خود اپنی قباحتوں کا معترف ہوتا ہے پھر برٹش امپیریلزم کے سرکاری حوالوں سے اپنے برٹش ایجنٹ ہونے کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

؎ : درخواست از مرزا غلام احمد قادیانی تبلیغِ رسالت جلد ۵ صہ۱۱ یکم جنوری ۱۸۹۶ء

الّم غلّم اُول جلُول — اسرائیل کی سیوا شیوہ
مرزائیل کا عرض و طول — طاہر بیگن اپریل فُول

شاعرِ احرار قمر الحسینین

میں درج کی گئی ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا۔ اور جب تموں کے گذر پر مفسدوں کا

نقل مراسلہ

(ولسن صاحب)

نمبر ۳۵۳

تہور پناہ شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان حفظہٗ

عریضہ شما مشعر بریاد دہانی خدمات وحقوق خود و خاندان خود بملاحظہ حضور اینجانب درآمد ما خوب میدانیم کہ بلاشک شما وخاندان شما از ابتدائے دخل وحکومت سرکار انگریزی جان نثار و وفا کیش ثابت قدم ماندہ اید۔ وحقوق شما در اصل قابل قدر اند۔ بہر ہیچ تسلی وتشفی دارید سرکار انگریزی حقوق وخدمات خاندان شما را ہرگز فراموش نخواہد کرد۔ بموقعہ مناسب برحقوق وخدمات شما غور وتوجہ کردہ خواہد شد۔ باید کہ ہمیشہ ہواخواہ وجاں نثار سرکار انگریزی بمانند کہ دریں امر خوشنودی سرکار و بہبودی شما متصور است۔ فقط

المرقوم ۱۱ جون ۱۸۴۹ء بمقام لاہور انارکلی

Translat^n^ of Certificate of J. M^c^ Wilson.

To,

Mirza Ghulam Murtaza Khan
Chief of Qadian

I have persued your application reminding me of your and your family's past services and rights I am well aware that since the introduction of the British Govt. you and your family have certainly remind devoted faithful and steady subjects & that your rights are really worthy of regard. In every respect you may rest assured and satisfied that the British Govt. will never forget your family's right and services which will recieve due consideration when a favourable opportunity offer itself.

سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کیطرف سے لڑائی میں شریک
تھا۔ پھر بھی اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔ تاہم سترہ

You must continue to be faith-
-ful and devoted subjects as in
it lies the satisfaction of the
Govt. and your welfare.

11-6-1849 Lahore.

نقل مراسلہ

(رابرٹ کسٹ صاحب بہادر کمشنر لاہور)

تہور و شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضےٰ
رئیس قادیان بعافیت باشند۔
ازآنجاکہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ
۱۸۵۷ء از جانب آپکے رفاقت و خیرخواہی
و مددہی سرکار دولتمدار انگلشیہ درباب
نگاہداشت سواران و بہم رسانی اسپان
بخوبی بمنصہ ظہور پہونچی اور شروع مفسدہ
سے آجتک آپ بدل ہوا خواہ سرکار رہے
اور باعث خوشنودی سرکار ہوا لہذا
بجلدوی اس خیرخواہی اور خیرسگالی
کے خلعت مبلغ دوصد روپیہ کا سرکار سے
آپ کو عطا ہوتا ہے اور حسب منشاء چٹھی

Translation of Mr. Robert [illegible]
Cast's Certificate.

To

Mirza Ghulam Murtuza
Khan Chief of Qadian.

As your rendered great help in
enlisting sowers & supplying
horses to Govt. in the Mutiny
of 1857 and maintained loyal-
-ty since its beginning up to
date and thereby gained the
favour of Govt. a Khilat worth
Rs 200/- is presented to you in
recognition of good services,

زیڈ۔ اے سلیری

قادیانی تحریک

پس منظر اور پیش منظر

زیڈ۔ اے سلیری کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ وہ صفِ اوّل کے کہنہ مشق اور اصول پرست صحافی ہیں۔ انہوں نے مرزائیت کی گود میں جنم لیا، اسی ماحول میں پرورش پائی، لیکن انگریز کے اِس خودکاشتہ پودے کا دامِ تزویر انہیں گرفتار نہ کرسکا اوران کے جرأت مندانہ ذہن نے مرزائیت کے دجل و فریب اور مکر و تلبیس کے خلاف بغاوت کردی۔ زیرِنظر مضمون ان کا تحقیقی شہ پارہ ہے جو آج سے تیس برس قبل تحریر کیا گیا اس میں مرزائیت کے خدوخال کو نمایاں کرنے کے ساتھ ساتھ ان حالات و واقعات کا بھی تجزیہ ہے جن کے تحت مرزا غلام کادیانی نے نبوّت کا دعویٰ کیا اور وہ اس کے محرک بنے۔ مضمون اپنی اہمیت و افادیت کے پیشِ نظر ہدیۂ قارئین ہے۔

"ادارہ"

احمدیہ تحریک جسے عرفِ عام میں قادیانی تحریک کہا جاتا ہے، کیسے معرضِ وجود میں آئی؟ اس سوال کا جواب اس وقت تک سمجھ میں نہیں آسکتا جب تک ہم ولیم ہنٹر کی اس رپورٹ کا تفصیلی جائزہ نہ لیں جو انہوں نے "ہمارے ہندوستانی مسلمان" کے عنوان سے برطانوی حکومت کو پیش کی تھی اور جس پر

"کیا وہ برطانوی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کے مذہباً پابند ہیں؟"

کا اشتعال انگیز ذیلی عنوان ثبت تھا۔ یہ کتاب رپورٹ ۱۸۷۰ء میں شائع ہوئی۔ وہائٹ ہال میں اس پر گہرا غور و فکر ہوا اور اس رپورٹ کے مندرجات کی اساس پر مسلمانانِ ہند کے متعلق ایک نئی پالیسی

اختیار کی گئی۔ ۱۸۸۸ء میں مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ایک ایسی نبوت جس کا مقصدِ اولیٰ یہ تھا کہ مسلمانوں پر جہاد کی پابندی ختم کی جائے اور انہیں برطانوی حکومت کے زیرِ سایہ امن و امان سے رہنے کی تلقین کی جائے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس کتاب کا مرزا صاحب کی نبوت سے کیا تعلق ہے؟

سر ولیم ہنٹر کو جو ملکہ ہند کی حکومت میں ایک اعلیٰ افسر تھے مسلمانوں کے معاندانہ رویہ پر بے حد تشویش تھی جس کا مظاہرہ سید احمد شہید کی ملک گیر تحریک میں ہوا تھا جس نے مسلمانوں کو یہ بات ذہن نشین کرا دی تھی کہ وہ کسی بھی غیر ملکی اور غیر مسلم حکومت کے زیرِ سایہ مسلمان نہیں رہ سکتے اور یہ کہ ہندوستان دارالحرب بن چکا ہے۔ دارالحرب کے اس تصور کے بعد مسلمانوں کے سامنے صرف دو راستے تھے۔

اولاً ـــ غیر ملکی حکومت کے خلاف جہاد کیا جائے اور ہندوستان کو ایک بار پھر دارالاسلام میں تبدیل کیا جائے جہاں مذہب کا علم لہرائے۔ یا

ثانیاً ـــ کسی ایسی جگہ ہجرت کی جائے جہاں اسلامی تعلیمات پر بلا روک ٹوک نہ صرف عمل کیا جا سکے بلکہ ان کی توسیع و اشاعت بھی ہو سکے۔

اس اندازِ فکر نے مسلمانوں کو جھنجھوڑا اور انہیں ملکۂ ہند کی حکومت کے خلاف اگر عملی طور پر نہیں تو ذہنی طور پر بغاوت کے لئے ابھارا۔

وہابی تحریک جس کے عروج کا علم چالیس برس تک پورے شمال مشرقی اور شمال مغربی ہندوستان پر لہراتا رہا۔ اس وقت برطانوی حکومت کے جور و استبداد کا نشانہ بنی ہوئی تھی لیکن سر ولیم کے نقطۂ نظر میں یہ جسمانی جبر و ایذا مسلمانوں کے مسئلہ کا مناسب اور دیرپا حل نہیں تھا۔ اس کے نزدیک اصل حل یہ تھا کہ مسلمان عقیدۃً برطانوی حکومت کا سایہ قبول کر لیں یا کم از کم اسلامی تعلیمات کی توضیح و تشریح اس انداز سے نہ کریں جس سے انگریزی حکومت کے خلاف دشمنی اور نفرت کے جذبات ابھریں۔

یہ کیسے ہو؟

ظاہر ہے کہ اس کا ایک ہی حل تھا کہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے جہاد اور غیر ملکی سامراج کے خلاف بغاوت کا جذبہ نکال دیا جائے لیکن مسلمان کی عام رائے اس قسم کی مفاہمت کے لئے تیار نہیں تھی۔

احمدیہ تحریک کے ایک سرسری جائزے سے ہی یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اس تحریک کا مقصد عظیم اسلامیانِ ہند کے دلوں میں برطانوی حکومت کے لئے صلح و آشتی کا وہ جذبہ پیدا کرنا تھا جس کی سر ولیم کو آرزو تھی چنانچہ مرزا غلام احمد کی تعلیمات میں جہاد کو منسوخ کر دیا گیا اور آیت اولوالامر منکم کا مطلب یوں ڈھالا گیا کہ اولوالامر سے مراد برسرِ اقتدار حکومت ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ اس لئے

"عامۃ المسلمین کا یہ سمجھنا کہ احمدی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہیں بلا وجہ نہیں تھا۔"

اور احمدی رہنماؤں کے مسلسل فخریہ اعلانات نے کہ انگریزوں کے ساتھ ان کے گہرے تعلقات ہیں اس تاثر میں اور وزن پیدا کر دیا۔ یہ بات عام تھی کہ انگریز سرکاری ملازمتوں میں احمدیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ:

"وائسرائے کی ایگزیکٹو میں ایک ممبر کی حیثیت سے سر ظفر اللہ کا تقرر اس کی ذاتی قابلیت سے زیادہ اسی حقیقت کی وجہ سے تھا۔"

یہ پس منظر اسی احمدیہ تحریک کے متعلق مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لئے کافی تھا مسلمان ــــ جو اپنے زوال اور اپنی تہذیب کی جگہ مغربی تہذیب کے آ جانے سے بے حد مضطرب تھے۔ برتری تہذیب کا یہ احساس اتنا شدید تھا کہ وہ بجا طور پر یہ سمجھنے لگے کہ مغربی تہذیب صرف اسی صورت میں یہاں قدم جما سکتی ہے کہ مسلمانوں کے طریقۂ تعلیم کو نیست و نابود کر دیا جائے ــــ سر ولیم ہنٹر کی کتاب اس حقیقت اور خاص طور پر مسلمانانِ بنگال کی صورت حالات کی غماز ہے۔

تاہم جس چیز نے مسلمانوں کے دلوں میں احمدیت کے خلاف انتہائی نفرت اور دشمنی پیدا کر دی وہ یہ تھی کہ مرزا صاحب نے اپنی تحریک اور مشن کی اساس ختمِ نبوت کے مسلّمہ عقیدہ کی قطعی تنقیص پر رکھی۔ یہ بات تو خیر قرینِ قیاس ہے کہ ایک نئے عقیدے کے عنوان سے ایک نئی نبوت کی بنیاد رکھی جائے جیسا کہ بہاء اللہ نے کیا۔ لیکن اسلام میں ایک نئی نبوت کا دروازہ کھولنا اسلام کی بنیادی قدروں کے لئے خطرناک طور پر تباہ کن ہے اور اگر اس بات کی سند مل جائے کہ کسی کلمہ گو کا فر کہا جا سکتا ہے تو:

"دائرۂ اسلام میں احمدیوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ احمدی رسول اللہ پر ایمان لاکر مسلمان نہیں ہو جاتے۔ جس طرح عیسائی حضرت موسیٰ کو مان کر یہودی نہیں ہو جاتے یا خود مسلمان حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ پر ایمان رکھ کر عیسائی یا یہودی نہیں بن جاتے۔"

یہ ختمِ نبوت کا عقیدہ ہی تو ہے جس پر مسلمان ایک امت کی حیثیت سے منسلک اور منظم ہیں۔ ختمِ نبوت کے تصور ــــ جسے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں قرآن مجید میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اس نفی سے اجماعِ امت کی بنیادیں متزلزل ہو کر رہ جاتی ہیں۔

علاوہ ازیں ختمِ نبوت کا تصور محض رسول اللہ کی عظمت کا اعتراف ہی نہیں بلکہ یہ عقیدہ قرآنی نقطۂ نظر سے انسانیت کے ارتقاء کے بنیادی اصولوں کا جزو لاینفک ہے اور اسے علامہ اقبال نے اپنے لیکچروں میں خوب واضح کیا ہے۔ علامہ کی نگاہ میں ختمِ نبوت انسان کی تکمیل کا نشان ہے جسے قرآن کے ذریعہ وہ تمام ہدایات عطا کر دیں جن کی اسے اپنی روحانی اور مادی ترقی کے لئے ضرورت ہو سکتی تھی اور اسے اپنی قسمت خود تعمیر کرنے کا مختار بنایا گیا۔ قرآن نے اپنی ذمہ داریوں کا پُر زور اعتراف کیا ہے خدا نے رسولِ اکرم کو بار بار کہا "اے رسول! کہہ دے کہ اگر میں چاہتا تو دنیا میں کوئی کافر نہ ہوتا۔ لیکن یہ انسان کے منصبِ اختیار کے خلاف ہوتا۔ اس لئے اسے فرمانِ خداوندی کے قبول یا رد کرنے میں اختیار دیا گیا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ انسان کو ایمان لانے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا بلکہ دین مکمل ہو جانے کے بعد ــــ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (القرآن) انسانیت کو خدائے برتر کے مقاصد کو اپنی سعی و کوشش کے مطابق پورا کرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔

اس بحث کی روشنی میں مرزا صاحب کے مشن میں کوئی جان نہیں اور ان کے پیروکار امتِ مسلمہ میں شمار ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔

تاہم یہ بات تحقیق طلب ہے کہ مرزا صاحب کو اپنے مشن میں اتنی بڑی کامیابی کیسے ہوئی دراصل اس کے اسباب ان حالات کی پیداوار ہیں جن میں انہوں نے کام کیا۔ برطانوی حکومت کی مذہبی رواداری کی پالیسی کا مطلب ہر قسم کے مذہبی اور فرقہ وارانہ مناقشات کے لئے صلائے عام تھا۔ مسلمانوں کا شیرازہ پہلے ہی بکھر چکا تھا جب کہ ان کے طریقہ ہائے تعلیم اور قوانینِ تعزیر سے جس نے انہیں مجلسی،

مذہبی اور قانونی طور پر ایک لڑی میں منسلک کر رکھا تھا ختم کر دیئے گئے اور اس طرح مذہبی تعلیمات اور ان کی تشریح و توضیح کا کام ان جاہل علماء کے ہاتھوں میں چلا گیا جو ان کے ساتھ کھیلنے لگے۔

اس کے برعکس عیسائی مشن اور آریہ سماج جیسے انقلابی ہند و اسلام پر یک حملے کر رہے تھے کہ جنگِ آزادی میں شکست کھا جانے کے بعد مسلمانوں کی زندگی کا یہ کمزور ترین پہلو سمجھا جاتا تھا اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس تثلیثی کش مکش کی قوتیں نا برابر تھیں۔ ایک طرف روپیہ اور تعلیم تھے تو دوسری طرف تعلیم کی کمی اور تنظیم کا فقدان۔ اس کش مکش میں مسلمان پستے چلے گئے۔ ان حالات میں مرزا صاحب نے اسلام کی طرف داری کا بہروپ اختیار کیا۔ فریب خوردہ عوام نے سراہا تو مرزا صاحب مطلق العنان لیڈر شپ کے خواب دیکھنے لگے۔

اس کامیابی کے ساتھ برطانوی حکومت کی ضرورت بھی اُبھری کہ حکومت اور مسلمانوں کے درمیان مفاہمت کی راہ پیدا کی جائے لیکن یہ مفاہمت جہاد اور دارالحرب کے تصورات کو ختم کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔ ان خطوط پر پہلے بھی کوشش کرائی جا چکی تھی۔ بعض مدرسۂ فکر کے رہنما غیر ملکی حکومت کے ساتھ صلح و آشتی سے رہنے کا اعلان کر چکے تھے لیکن یہ کوششیں مسلمانوں میں قبولیتِ عامہ حاصل نہ کر سکیں۔ مرزا صاحب کی اپنی بڑھتی ہوئی آرزو کے ساتھ ساتھ انگریز کی ضرورت تھی جس نے انہیں نبوت جیسے بلند مقام پر ہاتھ مارنے کے لئے ابھارا۔ سمجھا یہ گیا کہ ان تصورات اور عقائد کی تنقیص کے لئے جن کا ماخذ وحی اور الہام ہو ایک اوتار اور نبی ہی کی ضرورت ہے۔ یہ کام خاصا نازک ہی نہیں مشکل بھی تھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا صاحب نے ایک نبوی جوش و خروش سے جہاد کے تصور کی نفی اور انگریز کی وفاداری کے لئے بے پناہ کام کیا۔ گویا مسلمان مذہبی راہنماؤں کی کمزوری اور برطانوی حکومت کی اس ضرورت نے کہ ہندوستان میں جسے انہوں نے مسلمانوں سے ہی چھینا تھا۔ ایک مضبوط حکومت کے لئے موافق حالات پیدا کئے جائیں۔ مرزا صاحب کے مشن کو جنم دیا۔

لیکن یہ بات حیران کن ہے کہ احمدی جماعت نشو و نما پاتی رہی۔ حالانکہ وہ خوش گوار حالات جن میں اس جماعت کی تخلیق اور پرورش ہوئی اور تمام تصورات دن کی روشنی کی طرح واضح ہو چکے اور علم کا نور پھیل چکا تھا جس کا مظاہرہ اقبال کے لافانی کلام میں ہوا ہے۔ لیکن مسلمانوں کی تقدیر ایک

اور پلٹا کھا چکی ہے۔ برصغیر کی تقسیم کے بعد احمدی تحریک ایک متروک اور مہمل تحریک ہو چکی ہے۔

غیر موافق حالات کے باوجود اس جماعت کی تنظیم کا سبب بر سر اقتدار خاندان کے ذاتی مفادات ہیں۔ جس کے مختلف حصے پروپیگنڈا اور تنظیم کے کام میں مصروف ہیں اور شاید سب سے بڑا سبب اس گروہ کے افراد میں تعاون باہمی کا جذبہ ہے۔ اس طرح کہ اس جماعت کی ممبر شپ باہمی تحفظ اور یقین کی ضمانت ہو جاتی ہے لیکن اس جماعت کی مضبوطی کا انحصار پاکستان میں اس کی تنظیم پر نہیں۔ آزادی کا آفتاب طلوع ہونے کے بعد بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہوں نے مرزائیت قبول کی لیکن کھلم کھلا علیحدگی اور افتراق کے بے شمار واقعات ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔

اب جماعت صرف اپنے بیرون ملک اور خاص طور پر افریقہ کے بعض حصوں میں جہاں لوگ اسلام کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہر وقت کوشش برآواز رہتے ہیں۔ اپنے پروپیگنڈے کے سہارے زندہ ہے۔ ربوہ میں صرف جماعت کا صدر مقام ہے لیکن اس سارے اثر و رسوخ کا دارومدار بیرون ملک کے کام پر ہے۔

اس جماعت کی پوزیشن کا صحیح جائزہ لینے کے لئے اس کام کے اس پہلو پر نگاہ رکھنا بے حد ضروری ہے۔[۱]

۱؎ الحمدللہ تحریک تحفظ ختم نبوت شعبۂ تبلیغ عالمی مجلس احرار اسلام پاکستان اندرون و بیرون ملک مرزائیت کے محاسبہ و تعاقب میں سرگرم عمل ہیں۔

کذب و تاویل و تملق و کوتہ بینی
یہ ہیں مرزا کی کتابوں کا غرور

پھر بھی مرزائی یہ کہتے ہیں کہ ہم سچے ہیں
برعکس، نہند نام زنگی کا فور

سید عطاء المحسن بخاری

منقبتِ معاویہؓ

تاریخِ وصال ۲۲ رجب سنہ ۶۰ھ دمشق

نسبت معاویہؓ کی نبیِ کریم سے
بندہ قریب جیسے ہے ربِ رحیم سے

شخصِ مُعاویہؓ ہے نبوت کا وہ نگیں
اعمال عنبریں ہیں تو اقوال انگبیں

نسبت معاویہؓ کی جو صہرِ رسول ہے
خدِ حُسین بھی ہے وہ خالِ بتول ہے

حضرت معاویہؓ ہیں ریاضِ رسول میں
واصل فروع ہیں ہیں تو شامل اصول میں

عظمت معاویہؓ کی نبوت کے وہ گواہ
اوران کے دین پہ ہیں محمدؐ علیؓ گواہ

ہے اسوۂ رسول کا آئینہ ان کی ذات
رشد و ہدایتوں کا خزینہ ہے ان کی ذات

حضرت معاویہؓ کی خلافت ہے راشدہ
جس کو نہیں قبول وہ ظالم ہے فاسدہ

حضرت معاویہؓ کی خلافت کے عہد میں
حیوان و آدمی تھے عدالت کی مہد میں

مولا علیؓ، حسنؓ نے تو ایسا کیا کمال
جس سے معاویہؓ کی خلافت ہے لازوال

حضرت معاویہؓ کی خلافت کے بیس سال
فتح و جہاد میں تھے وہ فاروقؓ کی مثال

قولِ نبی میں ہادی و مہدی ہے مستجاب
حضرت معاویہؓ مرے آقا کا انتخاب

دینِ معاویہؓ نے اُٹھائے ہیں سب حجاب
حضرت معاویہؓ کی سیاست ہے لاجواب

قاتل خلیفہ سومؓ کا اُشتُر تھا جالیا
چُن چُن کے ہر خبیث ٹھکانے لگا دیا

عہدِ مُعاویہؓ میں تو امن و سکون تھا
دشمن تھا جو بھی دین کا خوار و زبون تھا

دشمن ہیں جتنے اُن کے اِس عہدِ خراب ہیں
لکھا عطاؔ نے ان کو ہے قرض و حساب میں

اختر جنجوا

مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ

اور

مجلسِ احرارِ اسلام

م.ش مجلسِ احرارِ اسلام کے ان مخالفوں میں سے ہیں جو مرزائیوں سے متاثر بھی ہیں اور جب سے وہ کسان کی ان پڑھ گود سے نکل کر ماڈرن سولائزیشن کے پڑھے لکھے انسان کی گود میں آئے ہیں انہوں نے عہد کر رکھا ہے کہ وہ تاریخ کے رخِ تاباں کو مرزائیت سے وفاداری کی تاریکیوں میں گم کر کے حقِ نمک ادا کرتے رہیں گے حال ہی میں انہوں نے آپ بیتی لکھنا شروع کی تو مجلسِ احرارِ اسلام کے ماضی پر خطِ تنسیخ کھینچا اور مسلم لیگ کے مراد آبادی مُردوں کی ری ٹچنگ کر کے انہیں مستقبل کا سنگِ میل ثابت کرنے کی کوشش کی۔ جناب اختر جنجوا مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے اس کا بروقت احتساب کیا اور ماضی کے چہرے کو کتا فتوں سے پاک کیا ہے۔

قائداعظم پنجاب میں مسلم لیگ کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے متمنی تھے اور اس اہم مقصد کے حصول کے لئے سخت کوشاں تھے لیکن اس وقت پنجاب مسلم لیگ چند سرکار پرست افراد کے زیرِ اثر تھی جس کی وجہ سے مسلم لیگ کو منظم کرنے میں کئی دشواریاں حائل تھیں۔ قائداعظم کے ایک عقیدت کیش سوانح نگار جناب رئیس احمد جعفری اپنی کتاب حیات محمد علی جناح کے صفحہ ۲۳۱ پر اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"الیکشن میں مسلم لیگ کی کامیابی کے امکانات بہت ہی کم تھے کیوں کہ اب تک مسلم لیگ خواص کی جماعت تھی اس پر ذاتی مناصب اور سربلندی حاصل کرنے والوں کا

قبضہ تھا عوام سے اس کا کوئی رابطہ نہ تھا۔"

قائد اعظم محمد علی جناح مسلم لیگ کا ایک صوبائی الیکشن بورڈ تشکیل دینے کی غرض سے ۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء کو لاہور تشریف لائے۔ قائد اعظم نے لاہور پہنچ کر یکم مئی کو میاں سر فضل حسین سے ملاقات کی تاکہ ان کو مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ میں شامل کیا جا سکے لیکن قائد اعظم کو اس سلسلہ میں کامیابی نہ ہوئی۔ معروف احرار رہنما جناب تاج الدین انصاری صاحب، اس ملاقات کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"اس ملاقات میں سر فضل حسین نے نہایت عیاری سے کام لیتے ہوئے ملاقات کے کمرہ میں پردے کے پیچھے دو برطانوی جاسوسوں کو بٹھا دیا تھا تاکہ وہ مسٹر جناح کے خیالات اپنے کانوں سے سن لیں۔ گفتگو کا نچوڑ یہ تھا کہ مسٹر جناح بہر حال مسلم لیگ کو الیکشن کے میدان میں اتاریں گے خواہ انہیں کانگریس سے کوئی سمجھوتہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ سر فضل حسین نے مسٹر جناح کو بے حوصلہ، دل برداشتہ اور مایوس کرنے کی انتہائی کوشش کی اور آخر میں انہیں کہا کہ آپ پنجاب میں جلسہ کرنے کی ہرگز کوشش نہ کریں جلسہ کامیاب نہ ہو سکے گا یہاں کون آپ کی بات سنے گا اور کس نے ساتھ دینا ہے۔" (اکابر احرار اور قائد پاکستان محمد علی جناح ص ۹)

سر فضل حسین سے مایوس ہونے کے بعد قائد اعظم نے احرار رہنماؤں سے ملنے کا فیصلہ کیا۔ قائد اعظم نے احرار رہنما چودھری افضل حق اور مولانا حبیب الرحمٰن سے فلیٹیز ہوٹل لاہور میں ملاقات کی۔ اس ملاقات میں قائد اعظم نے احرار رہنماؤں سے مسلم لیگ کے ساتھ تعاون کی درخواست کی اور پارلیمنٹری بورڈ میں شرکت کی دعوت دی چونکہ احرار رہنماؤں کی خواہش تھی کہ پنجاب اسمبلی میں مسلمانوں کے ایسے نمائندے منتخب ہونے چاہئیں جو سرکار پرست نہ ہوں۔ بلکہ مخلص اور نڈر مسلمان ہوں اس لئے ان رہنماؤں نے قائد اعظم کو اپنے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرانے کے ساتھ پارلیمنٹری بورڈ میں شمولیت کے بارے میں آمادگی کا اظہار کیا۔

جب یو۔پی کے بیشتر زمیندار اور سندھ کے وڈیرے مسلم لیگ سے علیحدگی اختیار کر چکے تھے۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ بھی قائد اعظم سے ناراض تھا۔ پنجاب میں سر فضل حسین اپنی تمام توانائیوں سے قائد اعظم کو سیاست میں داخل ہونے سے روک رہے تھے۔ اس صورت حال میں مجلس احرار کے

رہنماؤں نے قائداعظم کا پنجاب میں استقبال کیا لیکن چونکہ برطانوی ذرائع ابلاغ نے نیشنلسٹ مسلمانوں کو ہندوؤں کا زرخرید ظاہر کر کے حد درجہ بدنام اور رسوا کر دیا تھا اس لئے جیسے ہی قائداعظم نے مجلس احرار سے اتحاد و تعاون کی راہیں ہموار کیں تو ہر طرف سے ٹوڈی مسلمانوں نے ان پر بمبارڈمنٹ شروع کر دی۔

سر محمد یعقوب نے یکم مئی ۱۹۳۶ء کو سہ روزہ الجمیعۃ دہلی میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ:

"جناح ان لوگوں کو ساتھ لے کر نکلنا چاہتے ہیں جو ان سے رائے میں اتفاق نہیں کرتے مثلاً مسلم لیگ کا نصب العین آئینی طریق پر درجہ نوآبادیات حاصل کرنا ہے جب کہ احرار اور جمیعت مکمل آزادی کی دعویدار ہیں۔ ان حالات میں کون سا سول میرج مطلوب ہے جو انہیں اور مسٹر جناح کو متحد رکھ سکتا ہے۔ مسٹر جناح خواب دیکھ رہے ہیں کہ ان کا پلان کامیاب ہو گا حالانکہ اس خواب کی کوئی تعبیر نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ قبل از انتخابات ہی یہ عمارت دھڑام سے گر جائے"۔

اس طرح سر محمد یامین اور کئی دیگر ٹوڈی مسلمانوں نے قائداعظم کی اس کوشش کو شدید ہدفِ تنقید بنایا لیکن علامہ محمد اقبال نے اسے بہت بڑی کامیابی قرار دیتے ہوئے قائداعظم کے اس اقدام کی تعریف کی۔ اس کے بعد قائداعظم راولپنڈی گئے جہاں چند روز ٹھہر کر کشمیر چلے گئے اور وہیں سے انہوں نے ۲۱ مئی ۱۹۳۶ء کو مسلم لیگ کے سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کے ممبران کے ناموں کا اعلان کیا۔ ان میں مجلسِ احرار کی طرف سے چودھری افضل حق، شیخ حسام الدین، خواجہ غلام حسین ایڈووکیٹ اور میاں عبدالعزیز بیرسٹر ایٹ لاء شامل تھے۔

بعد ازاں احرار کے مشترکہ پارلیمنٹری بورڈ سے علیحدگی کے ضمن میں میاں محمد شفیع صاحب نے معروف مسلم لیگی مؤرخ جناب ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی صاحب کی درج ذیل روایت نقل کی ہے۔

"احراریوں تو مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ میں شامل ہو گئے تھے لیکن کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے اس بورڈ سے جو توقعات وابستہ کی تھیں وہ پوری نہ ہوئیں۔ انہیں سب سے بڑی غلط فہمی یہ تھی کہ جناح نے بمبئی کے تاجروں اور

دوسرے تعلقہ داروں سے کئی لاکھ روپے جمع کئے ہیں جو آئندہ الیکشن میں مسلم لیگی امیدواروں کے کام آئیں گے۔ اس مغالطہ میں مبتلا ہو کر چودھری افضل حق اور مولانا حبیب الرحمٰن وغیرہ سمجھتے تھے کہ اس فنڈ سے کم از کم ایک لاکھ روپیہ پنجاب کے حصہ میں ضرور آئے گا اور یہ ایک لاکھ روپے کی رقم جلسے جلوسوں کے علاوہ اخباری پروپیگنڈے پر خرچ ہوگی لیکن جب احرار کو پتہ چلا کہ پارلیمنٹری بورڈ کے پاس کوئی رقم نہیں ہے تو انہوں نے سوچا کہ اگر الیکشن پر اپنی جیب سے خرچ کرنا پڑا تو آئندہ انتخابات میں جناح کا توسّل کیوں اختیار کریں۔ ان خیالات سے متاثر ہو کر چودھری افضل حق، مولانا مظہر علی اظہر اور مولانا حبیب الرحمٰن نے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کی اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ انہیں مسلم لیگ سے علیحدہ ہونا پڑے گا"۔

کافی عرصہ قبل جناب بٹالوی صاحب پنجاب یونیورسٹی میں "اقبال اور تحریک پاکستان" پر لیکچر دیتے ہوئے احرار کی پارلیمنٹری بورڈ سے علیحدگی کے ضمن میں مندرجہ بالا روایت بیان کی تو ایڈیٹر ہفت روزہ چٹان لاہور جناب آغا شورش کاشمیری نے اس کے جواب میں یکم مئی ۱۹۶۷ء کے شمارہ میں ڈاکٹر صاحب کا مؤاخذہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:

"ڈاکٹر صاحب خود ہی مقدمہ قائم کرتے خود ہی گواہ بن جاتے اور پھر خود ہی منصف کہلانا چاہتے ہیں۔ یہ اصول وقائع نگاری کے خلاف ہے انہیں اپنے دعاوی کے لئے سند و شہادت لانی چاہیئے صرف ان کا بیان ہی ثقاہت کی دلیل نہیں ہوسکتا۔ وہ ان لوگوں کے بارے میں حکایتیں بیان کرنے کی زحمت فرماتے ہیں جو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ اور ان لوگوں کے بارے میں قلم نہیں اٹھاتے جو زندہ ہیں؟ بٹالوی صاحب کی روایتوں کا کوئی راوی یا کوئی گواہ زندہ بھی ہے؟ انہوں نے اپنے قلم کی لکد کوبی کے لئے مرحومین کی قبروں کو منتخب کیا ہے تو کیوں؟ کیا اس لئے کہ ان کی مدافعت کا ماحول نہیں رہا اور کرگسوں کو عقاب کا نام دینا شیوہ بن چکا ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی نظر سے "تاریخ احرار" مصنفہ چودھری

افضل حق نہیں گزری اس واقعہ سے متعلق تمام تفصیلات اس میں درج ہیں۔ تاریخ احرار کو شائع ہوئے پچیس سال ہو چکے ہیں اس اثنا میں کسی شخص نے بھی اس تحریر کی تردید نہیں کی۔ پیر تاج الدین، ماسٹر غلام رسول اور ملک برکت علی سب زندہ تھے۔ اس زمانہ میں سیاسی آب وہوا کا مزاج نسبتاً جوش اور غضب پر تھا لیکن آج اس قدر طویل عرصہ کے بعد ڈاکٹر صاحب پر غیب سے ان حقائق کا انکشاف ہو رہا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ سیاسیات میں احرار کو شکست ہوگئی۔ یہ بھی صحیح ہے کہ احرار کے وجود پر ان لوگوں نے بھی گرد و غبار اڑایا جو کیلے کی ایک پھلی، سگریٹ کے ایک کش اور بستر کی ایک شکن پر فروخت ہو جاتے ہیں۔ اس میں بھی کلام نہیں کہ احرار میں بعض دوسرے درجے کے لوگ جو بعد میں اول درجے کے رہنما ہو گئے کسی لحاظ سے بھی قابلِ فخر نہیں لیکن چودھری افضل حق یا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے بارے میں یہ سوچنا بھی گناہِ عظیم ہے کہ وہ جلبِ منفعت یا حصولِ زر کے آدمی تھے یہ بکنے والے ہوتے تو ان کے خریدنے والے خود بک بک کر انہیں خریدتے"۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ بعض لیگی ٹوڈیوں اور سرکار پرست رؤسا کی سازشوں کی وجہ سے یہ مبارک اتحاد زیادہ دیر قائم نہ رہ سکا اور اب ایک طویل عرصہ کے بعد ۱۹۸۴ء میں میاں امیر الدین کی کتاب "یادِ ایام" پر تبصرہ کرتے ہوئے خود عاشق حسین بٹالوی صاحب نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے اور اس کے ثبوت میں خود ڈاکٹر صاحب نے میاں امیر الدین کا درج ذیل خط بھی آؤٹ کیا ہے جو انہوں نے سر فضل حسین کو لکھا۔ اس خط سے اس اتحاد کو سبوتاژ کرنے کے لئے لیگی ٹوڈیوں کی بے چینی اور سازشوں کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ نیز واضح رہے کہ یہ مکتوب اس وقت لکھا گیا جب احرار اور مسلم لیگ کے اتحاد کو باہم مذاکرات کے بعد قطعی شکل دی جا چکی تھی اور مشترکہ پارلیمنٹری بورڈ کے ناموں کا اعلان ہونے والا تھا۔

لیگی رہنما میاں امیر الدین اور ان کے دیگر سرکار پرست حواری موالی اپنی سازشوں میں کہاں تک کامیاب ہوئے۔ اس تاریخی حقیقت کو بھی خود بٹالوی صاحب روزنامہ "جنگ" لاہور ۱۶ر فروری

میاں امیرالدین کے خط کا عکس

Lahore.
15th May, 1936.

Dear Mian Sahib,

The Ahraris are holding a public meeting at Baghbanpura on the 16th tomorrow. Malak Mohd Din Municipal President came to see Mian Sahib this morning. He related your talk with Mr. Kaiser on the 13th and he is of opinion that it is high time that Zafar Ali is secured and something paid to him. He also gave the information that Zafar Ali is being approached by the Jinnah people and that they are trying to have a joint statement from Zafar Ali and M. Ishak Mansabrawi. [?]

Malak Mohd Din thinks that Zafar Ali assisted by Pir Mohd Shah can very successfully hold a meeting at Baghbanpura or anywhere else and counteract Ahrar influence. Mohd Shah is no doubt very useful and really effective against Ataullah Bukhari and Co. Pir Mohd Shah also came to see me yesterday and discussed the Ahrar meeting at Baghbanpura and offered to counteract it effectively. His association can function and will have to be helped.

Malak Sahib suggested a thousand to Zafar Ali at once and a couple of hundred monthly. He says it should be done without even Kaiser knowing about it.

The Ahrar's idea seems to be to hold meetings first in the suburbs of Lahore and then attempt one in the city.

We have had a shower last night and the weather is cooler today.

Sir Feroz Khan left for Simla last night. He thinks he might have to leave for London in June next. He is expected to know about it definitely at Simla.

Trusting this will find you in better health.

Yours sincerely,
Amiruddin

۱۹۸۴ء کی اشاعت میں ان الفاظ کے ساتھ رقم کرتے ہیں ۔

"مجلس احرارِ اسلام کے جلسوں کو غنڈہ گردی سے درہم برہم کرنے کی پوری کوشش کی گئی لیکن سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے سامنے یہ کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں اور احرار کے چار نمائندے جن کے نام اوپر درج کئے گئے ہیں مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ میں شریک رہے"۔

احرار کی مشترکہ پارلیمنٹری بورڈ سے علیحدگی کے ضمن میں مسلم لیگی مؤرخ عاشق حسین بٹالوی صاحب کی تضاد بیانی آپ نے ملاحظہ کی ۔ آپ پنجاب یونیورسٹی میں لیکچر دیتے ہوئے علیحدگی کی وجہ کچھ بیان فرماتے ہیں اور "یادِ ایام" پر تبصرہ کرتے ہوئے کچھ اور تحریر کرتے ہیں ۔

؎ جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

میاں محمد شفیع صاحب نے "کاروانِ احرار" کی ایک دوسری روایت اپنی آپ بیتی میں رقم کی ہے ۔ اس ضمن میں گزارش ہے کہ یہ روایت جانباز مرزا کی نہیں ہے ۔ انہوں نے اس روایت کو صرف "کاروانِ احرار" نامی کتاب میں نقل کیا ہے ۔ دراصل یہ شہادت احرار رہنما تاج الدین لدھیانوی کی ہے اور وہ آگے چل کر اپنے کتابچہ "اکابرِ احرار اور قائدِ پاکستان محمد علی جناح" کے صد۲۱ پر علیحدگی کے اسباب بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ :

"مسلم لیگ پر مسلط ٹوڈیوں، سرمایہ داروں، لیگ کے دوسرے درجے کے لیڈروں اور نچلی سطح کے کارکنوں نے ایسا معاندانہ رویّہ اختیار کیا اور اختلافات کی ایسی آندھیاں اُٹھائیں کہ بنیاد بخدا ، مجلس احرارِ اسلام اور مسلم لیگ میں تلخی بڑھتی گئی ۔ اختلافِ رائے نے مخالفت کی صورت اختیار کرلی اور منافرت کی خلیج ناقابلِ عبور ہوگئی تا آنکہ ۔

؎ اس کشمکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا"

مرزائی عجیب بندے ہیں ۔ نوکری چھوکری کی دعوت ہے
حرص و لالچ تماب انڈے ہیں ۔ دھندے ان کے بھی سارے گندے ہیں

کردارِ صحابہ پر ڈالے تو نظر کوئی !

نتیجۂ فکر: حافظ ارشاد احمد دیوبندی

فیضانِ نبوت کا دیکھے تو اثر کوئی | کردارِ صحابہؓ پر ڈالے تو نظر کوئی

چھایا ہوا حیرت کا عالم تھا زمانوں پر | سرکارِ دو عالم تھے صدیقؓ کے شانوں پر

دنیا میں نہ بھولے گا یہ ہجرت کا سفر کوئی | کردارِ صحابہ پر ڈالے تو نظر کوئی

صدیق مکرم تھے اوصاف کے گنجینہ | سرکار نے فرمایا اپنا انہیں آئینہ

امت کے اکابر میں ایسا ہے بشر کوئی؟ | کردارِ صحابہ پر ڈالے تو نظر کوئی

سرگرم نوازش تھے امت کے لئے پیہم | اسلام کی خدمت میں ایثار کئے پیہم

ممکن ہو تو گنوائے احسانِ عمرؓ کوئی؟ | کردارِ صحابہ پر ڈالے تو نظر کوئی

اللہ جہنم کے شعلوں میں جلائے گا | ہے مجھ کو یقیں کامل دوزخ میں وہ جائیگا

عثمانؓ کی شخصیت جھٹلائے اگر کوئی | کردارِ صحابہ پر ڈالے تو نظر کوئی

دختر ہیں پیغمبر کی کاشانۂ حیدرؓ میں | سمٹے ہیں دو عالم کے انوار اسی گھر میں

دیکھا ہو تو دکھلاؤ اس شان کا گھر کوئی | کردارِ صحابہ پر ڈالے تو نظر کوئی

رحمت سے نوازا ہے سرکارِ دو عالم نے | اصحاب سے سیکھی ہے جینے کی ادا ہم نے

ایران کے فتنوں سے ہم کو نہیں ڈر کوئی
کردارِ صحابہ پر ڈالے تو نظر کوئی

چمن چمن اُجالا

ربوہ

حبیب اللہ رشیدی

- مرزائیت کے مکمل خاتمہ تک شہدائے ختم نبوت کا مشن جاری رہے گا۔
- ملک میں پہلا مارشل لاء مرزائیوں نے لگوایا تھا۔
- مسلم لیگ ۱۹۵۳ء کی تاریخ دہرانے کی بجائے مرزائیوں کا محاسبہ کرے
- مرزا طاہر کو گرفتار کر کے اس پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔
- امتناع قادیانیت آرڈی ننس پر موثر عملدرآمد کرایا جائے۔
- کسی مرزائی سائنسدان پر اعتماد کیا گیا تو اسرائیل پاکستان کے ایٹمی راز حاصل کرلیگا۔
- افغانستان کی تمام دینی قوتیں اسلامی حکومت کے قیام تک جہاد جاری رکھیں۔
- مجاہدین اپنی قسمت کا فیصلہ خود کریں گے۔

مسجد احرار میں دسویں سالانہ دو روزہ شہدائے ختم نبوت کانفرنس اور مسجد بخاری میں معراج النبی کانفرنس کی تفصیلی رُوداد

عالمی مجلس احرارِ اسلام کے زیرِ اہتمام دسویں سالانہ دو روزہ شہدائے ختم نبوت کانفرنس ۳، ۴ مارچ کو جامع مسجد احرار ربوہ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی چار نشستیں ہوئیں۔ ۳ مارچ کو بعد از ظہر پہلی نشست سے قائدِ تحریک ختمِ نبوت ابنِ امیرِ شریعت سیّد عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ یہ اجلاس خالصتہً تربیتی نوعیت کا تھا جس میں احرار کارکنوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حضرت شاہ جی نے جماعت کے کارکنوں کو ہدایات دیں۔

آپ نے دعوت و تبلیغ اور جہاد کی ضرورت و اہمیت پر خصوصی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم دین کے کارکن ہیں۔ مسلمان ہونے کے ناطے سے ہم سب پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ کلمۂ طیبہ کا اعلان و اقرار اللہ تعالیٰ سے مسلمان کا وعدہ اور معاہدہ ہے کہ عبادت و بندگی اور حکمرانی کا حق صرف اُسی ذاتِ لاشریک کے لیے ہے۔ ؂

سروری زیبا فقط اُس ذاتِ بے ہمتا کو ہے　　حکمراں ہے بس وہی باقی بتانِ آزری

آپ نے احرار کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اپنے اندر داعی کی صفات پیدا کریں۔ آپ پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ پاکستان میں قیامِ حکومتِ الٰہیہ کے علمبردار ہیں اور تمام لادینی قوتوں کے خلاف برسرِ پیکار ہیں پھر آپ کا فکری و نظریاتی تعلق مجلسِ احرارِ اسلام سے ہے جس کے اکابر کی تاریخ سراسر جذبۂ قربانی و ایثار سے معمور ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اصلاحِ اعمال، تزکیۂ نفس اور بلند کردار و اخلاق، عزم و حوصلہ اور جرأت و ایثار احرار کارکنوں کی پہچان ہونی چاہئے اور یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم اپنے دینی اعمال میں نظم و ضبط اور پختگی پیدا کریں۔

بعد نمازِ عشاء کانفرنس کی دوسری نشست کا آغاز جناب حکیم محمد صدیق تارڑ کی صدارت میں ہوا۔ اس نشست سے جناب ملک رب نواز ایڈووکیٹ، قاری محمد یامین گوہر، مولانا عبدالغفار جھنگوی، مولانا عبدالکریم چنیوٹی اور قاری شبیر احمد نے خطاب کیا۔ جناب بدر منیر احرار نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ ملک رب نواز ایڈووکیٹ نے نہایت مفصّل اور مدلل خطاب کیا۔

آپ نے کہا کہ بانیٔ احرار حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے ہم سفر تحریکِ ختمِ نبوّت کے دیگر اکابر نے نہ صرف مرزائیت کے ملک دشمن عزائم کو بے نقاب کیا بلکہ پاکستان کو قادیانی سٹیٹ بننے سے بچا لیا۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۵۳ء میں مسلم لیگی حکمرانوں نے دس ہزار فدائینِ ختمِ نبوّت کے سینوں کو امپورٹڈ گولیوں سے چھلنی کر کے انہیں شہید کر دیا پھر اس خالص دینی تحریک کو فسادات پنجاب قرار دینے کی سازش کی، انہوں نے کہا کہ شہداءِ ختمِ نبوت کے قاتل آج اس مقدس تحریک کو خواجہ ناظم الدین کو اقتدار سے الگ کرنے کے اقدام سے تعبیر کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ آنجہانی سر ظفر اللہ خان قادیانی، ممتاز دولتانہ اور جنرل اعظم خاں نے امریکہ کے اشارے پر تحریک کو کچلنے کی ناپاک سازش کی تھی۔ اس لئے کہ مرزائی اور مرزائی نواز حکمران دونوں امریکہ کے ایجنٹ تھے۔ کفار و مشرکین آپس میں کتنے ہی دشمن کیوں نہ ہوں لیکن اسلام کے خلاف سب اکٹھے ہیں۔ امریکہ کسی بھی ملک میں نفاذِ اسلام کی تحریک اور عمل کو پسند نہیں کرتا۔ اس لئے امریکہ پاکستان میں نفاذِ اسلام کی جدوجہد میں مسلسل رکاوٹیں کھڑی کر رہا ہے اور سیکولر سیاست دان اس مقصد کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اُس کے مفادات کے محافظ و معاون رہے ہیں۔ انہوں نے واشگاف الفاظ

میں کہا کہ ۵۳ء کی مقدس تحریکِ تحفظ ختم نبوت میں حکمرانوں اور قادیانیوں نے مل کر مسلمانوں پر جتنا ظلم کیا اس کی مثال ہلاکو اور چنگیز خاں کے عہد میں تو ملتی ہے پاکستان کی تاریخ میں نہیں۔ ۱۹۵۳ء میں پہلا مارشل لا ء قادیانیوں نے لگوایا۔ انہوں نے کہا کہ لیاقت علی خاں کو بھی قادیانیوں نے قتل کرایا۔ کیونکہ انہیں اس سازش کا علم ہو گیا تھا کہ قادیانی پاکستان کے اقتدار پر قبضہ کرنے والے ہیں۔ شہادت سے چند روز قبل انہوں نے سکھر کے ایک جلسہ میں بعض مرزائی نواز وزیروں کو وزارتوں سے سبکدوش کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ احرار رہنماؤں نے جب لیاقت علی خاں سے ملاقات کر کے انہیں مرزائیوں کی خوفناک سازشوں اور خفیہ منصوبوں سے آگاہ کیا تو انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیں گے۔ اس کے علاوہ انہوں نے بانیٔ احرار قائدِ تحریکِ ختم نبوت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ سلام و پیغام بھیجا اور کہا کہ "آپ شاہ صاحب سے کہیں کہ میں کتوں میں گھرا ہوا ہوں۔ میرے لئے دعا کریں میں ان سے نجات حاصل کر کے جلد ہی مرزائیت کا قلعہ مسمار کر دوں گا"۔ بس یہی بات مرزائیوں اور مرزائی نواز حکمرانوں کے لئے خطرہ کی گھنٹی ثابت ہوئی اور انہوں نے لیاقت علی خان کو شہید کر دیا۔

اگلے روز قبل از نمازِ جمعہ کانفرنس کی تیسری نشست کا آغاز ہوا۔ عالمی مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی امیر جناب محمد حسن چغتائی مدظلہ نے صدارت فرمائی۔ یہ اجلاس نمازِ عصر تک جاری رہا۔ نمازِ جمعہ سے قبل ختم نبوت مشن برطانیہ کے رہنما اور احرار ساتھی سید خالد مسعود گیلانی اور سید اسد اللہ طارق کے علاوہ جناب عبد اللطیف خالد چیمہ، سید محمد ارشد بخاری ایڈووکیٹ، مولانا اللہ یار ارشد، مولانا محمد اسحاق سلیمی اور سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کیا۔ مقررین نے اس بات کا اعادہ و عزم کیا کہ مجلس احرارِ اسلام قادیانیت کے خاتمہ تک اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے کہا: الحمد للہ ہم مطمئن ہیں کہ جو راستہ اکابر احرار نے ہمارے لئے متعین کیا تھا ہم اس پر استقامت کے ساتھ رواں دواں ہیں۔ اللہ جل شانہ، کا احرار کارکنوں پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ وہ حالات اور موسموں کے تغیر و تبدل سے متاثر ہونے کی بجائے پوری قوت کے ساتھ صراطِ مستقیم پر گامزن ہیں، احرار کارکنوں نے شہداءِ ختم نبوت کے خون کی تجارت نہیں کی اور نہ ہی اپنی جدوجہد میں کوئی "جمہوری لچک" پیدا کر کے حکومتِ الٰہیہ کے قیام کی محنت کو برباد کیا ہے۔ احرار زندہ

پائندہ ہیں اور جب تک روح و جسم کا تعلق باقی ہے وہ منکرینِ ختمِ نبوت کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

قائدِ تحریکِ ختمِ نبوت ابنِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ اور ابنِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سید عطاء المومن بخاری مدظلہٗ کے بیانات اپنی نوعیت اور جامعیت و معنویت کے اعتبار سے بہت ہی اہم ہیں۔ نمازِ جمعہ کے بعد ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المومن بخاری مدظلہٗ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"مرزائی دنیا کی تمام اسلام دشمن طاقتوں کے گماشتے ہیں۔ اور عالمِ اسلام کے اندر سیاسی و اقتصادی استحکام مجروح کرنے کے لئے ان کے تنخواہ دار ایجنٹوں کا کردار ادا کر رہے ہیں"۔

انہوں نے فرمایا کہ:

"مجلسِ احرارِ اسلام کی برپا کردہ تحریکِ ختمِ نبوت کامیابی کی منزل چھو رہی ہے اور ہمارے اکابر و کارکنان کی پچاس سالہ انتھک جدوجہد، بے مثال و لازوال قربانی و ایثار اور علماءِ حق کی کوششوں کے نتیجہ میں مرزائیت کی حقیقت پوری دنیا خصوصاً عالمِ اسلام پر واضح ہو چکی ہے کہ مرزائی نہ صرف سرے سے مسلمان ہی نہیں بلکہ عالمی سامراج کے ایجنٹ ہیں"۔

انہوں نے فرمایا کہ:

"مرزائی اور یہودی لابی اسلام کے خلاف متحد و منظم ہیں اور دونوں اپنے مشترکہ مفادات کے حصول کے لئے ایک دوسرے کی ضرورتوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسرائیل میں مرزائی پارٹی کا دفتر قائم ہے اور یہودی انہیں تحفظ فراہم کرنے کی مکروہ سازشیں کر رہے ہیں انہی کے ذریعہ مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کر کے ملتِ ابراہیمی اور امتِ مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے میں معروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ سنجیدگی کے ساتھ مرزائیت کی تاریخ کا بغور مطالعہ کریں تو یہ بات آپ پر واضح ہو جائے گی کہ مرزائی شروع دن سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مکروہ

سازشوں میں مصروف رہے ہیں۔ انہوں نے سلطنتِ عثمانیہ کے خاتمہ پر گھی کے چراغ جلائے، ۱۸۵۷ء کے جہاد میں مرزا غلام قادیانی کے والد نے انگریزوں کو پچاس مسلح گھڑ سوار محافظ مہیا کئے، انگریزی اقتدار کی بقاء و تحفظ کے لئے مرزا جی نے الہام کی زبان میں سند مہیا کی، برصغیر کی ہر اسلامی اور دینی تحریک میں حصہ لینے کی بجائے اس کے خلاف کام کیا، اور ہمیشہ مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر نہ صرف خوشی کا اظہار کیا بلکہ خود ظالموں کے شریکِ سفر رہے ہے۔"

انہوں نے فرمایا کہ:

"یہ تحریک خالصۃً سیاسی و اقتصادی تحریک ہے جس نے اپنا معاشی دھندا چلانے کے لئے مذہب کا لبادہ اوڑھا اور ملکۂ وکٹوریہ کے پہلو میں پناہ لے کر اسلام کے محل پر پتھر پھینکے۔"

انہوں نے فرمایا کہ:

"مرزائی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ احرار کارکن خوش بخت اور قابلِ احترام ہیں جنہوں نے اپنا خون دے کر عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت کی اور سارقانِ نبوت کا معاشی دھندا ہمیشہ کے لئے ٹھپ کر دیا۔ ہم شہداءِ ختمِ نبوت کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے عہد کرتے ہیں کہ جب تک ہم زندہ ہیں پرچمِ ختمِ نبوت لہراتا رہے گا۔ روزِ محشر ہم شہداءِ ختمِ نبوت کے سامنے شرمندہ نہیں ہوں گے بلکہ فخر سے یہ کہہ سکیں گے کہ آپ نے ہم پر جو ذمہ داری ڈال تھی ہم بحسن و خوبی اس سے عہدہ برآ ہوئے ہیں۔"

قائدِ تحریکِ ختمِ نبوت ابنِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"فطرتِ انسانی کے ماتحت ہر مرنے والے کی یاد دل میں باقی رہتی ہے۔ کچھ کی یاد کم اور کچھ کی زیادہ لیکن کچھ مرنے والوں کی یاد اپنے وجود سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے جو لوگ جب بھی اور جس دور میں اپنی جانوں کو اللہ کی راہ میں قربان کر گئے وہ بڑے ہی قیمتی لوگ ہیں، اُن کی یاد ہمارے اپنے اعمال اور وجود کے مقابلہ میں زیادہ قیمتی ہے۔ اور

یہی وہ مقدس لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں ارشاد فرمایا کہ:

"ایسے لوگوں کو مردہ مت کہو وہ تو زندہ ہیں مگر تم ان کی زندگی کا شعور وادراک نہیں رکھتے۔" (سورۃ البقرہ آیت ۱۵۴ - پارہ ۲)

آپ نے فرمایا:

"احرارکارکنو! آج ہم بھی اُنہی زندۂ جاوید انسانوں کا ذکر کر رہے ہیں جو اللہ کی دھرتی پر اللہ کا نظام چاہتے تھے، جو خاتم النبیین، رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت وامامت اور معصومیت کے محافظ تھے، ان کا قصور یہ تھا کہ وہ اس مقدس مشن کی حفاظت کے لئے سر بکف ہوکر میدانِ جہاد میں فوج در فوج اور قطار اندر قطار اُترتے چلے گئے۔ پھر مسلمان کہلانے والے مرزائی نواز مسلم لیگی حکمرانوں نے اُن کے سینے گولیوں سے چھلنی کر دیئے، ظالموں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ کفار سے بھیک میں ملی ہوئی گولیاں چلانے سے مؤمنوں کے جسموں کے ساتھ اُن کے جذبے بھی ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ لیکن شہداءِ ختمِ نبوت کے جسموں سے پھوٹنے اور بہنے والا خون پکار رہا تھا، ؎

قتل گاہوں سے چُن کر ہمارے علَم
اور نکلیں گے عشّاق کے قافلے

آپ نے فرمایا:

" احرار کے جانباز ساتھیو! آج شہداءِ ختمِ نبوّت کا خونِ بے گناہی رنگ لایا ہے اور آپ کو اُن کا پیغام ربوہ میں کفار و مرتدین کے کانوں تک پہنچا رہے ہیں، اور انہیں دین کی دعوت دے رہے ہیں۔ ظالم اور ظلم کی عمر بہت مختصر ہوتی ہے مگر مظلوم کو فنا ہی نہیں۔ اس لئے کہ اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والا ظلم کی خوفناک گھاٹیوں کو عبور کر کے جب اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو قربِ الٰہی اسے ہمیشہ کے لئے زندۂ جاوید کر دیتا ہے۔

شہیدِ عشقِ محمد کا احترام کرو
کہ اس سے برزخ و محشر میں احتساب نہیں

آپ نے فرمایا کہ :

" شہداء ختمِ نبوت کا پیغام اور مشن زندہ ہے ۔ جذبے جوان ہیں ۔ وہی ولولے اور ہمہمے ہیں ۔ احرار اُن جذبوں کے امین ہیں اور احرار کے چراغِ مصطفوی سے روشنی پھیل رہی ہے ۔ کادیان کا شرارِ بولہبی بجھ چکا ہے ۔"

آپ نے افغانستان کے مسئلہ پر سیرِ حاصل گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ :

" افغانستان کی تمام دینی قوتیں اسلامی حکومت کے قیام تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں اور اس وقت تک ہتھیار نہ ڈالیں جب تک وہ اس مقصد کو حاصل نہیں کر لیتے ، انہوں نے کہا کہ افغانستان میں سیکولر حکومت کے قیام سے حالتِ جنگ بہتر ہے ۔ روس اور امریکہ جنوبی ایشیا میں بھارت کی بالادستی پر متفق ہو گئے ہیں اور پاکستانی قوم بھارت کی بالادستی کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کر سکتی ۔"

انہوں نے کہا کہ ،

" افغان مجاہدین کو اپنی قسمت کا فیصلہ خود کرنے دیا جائے ۔ اگر حکومتِ پاکستان افغانستان میں وہاں کے عوام کو خوشحال دیکھنا چاہتی ہے تو اُن کے جہاد میں رکاوٹ نہ ڈالے ۔ مجاہدین کی مرضی کے خلاف جو بھی معاہدہ کیا گیا پاکستانی قوم اسے ہرگز قبول نہیں کرے گی ۔"

آپ نے ملکی سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ :

" موجودہ سیاسی صورتِ حال ایک نیم جان سانپ کی سی ہے جس کی نہ جان نکلتی ہے اور نہ وہ اپنے مارنے والے کو ڈسنے میں کامیاب ہو سکتا ہے ۔ کیوں کہ پاکستان کے سیاست دان اور حکمران دونوں پاکستان کی سیکولر ریاست کی حیثیت پر متفق نظر آتے ہیں ۔"

انہوں نے علماء و مشائخ سے اپیل کی کہ وہ پاکستان میں حکومتِ الٰہیہ کے قیام کے لئے متحد ہو کر فکری و

انقلابی جدوجہد کریں۔

کانفرنس میں درج ذیل قرار دادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں ۔

۱۔ مولانا اسلم قریشی کو جلد بازیاب کرایا جائے ۔

۲۔ شہداء ختم نبوت ساہی وال وسکھر کے مرزائی قاتلوں کو سنائی جانے والی سزائے موت پر فی الفور عمل درآمد کیا جائے۔

۳۔ امتناع قادیانیت آرڈی ننس پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے ۔

۴۔ مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعہ گرفتار کر کے قتل اور غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔

۵۔ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

۶۔ مرزائی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان کے سائنسی تعلیمی اور ایٹمی شعبہ سے دور رکھا جائے ۔

۷۔ ربوہ میں مرزائیت سے تائب ہونے والے نو مسلموں کو جانی تحفظ فراہم کیا جائے ۔

۸۔ ڈگری کالج ربوہ کی زرعی اراضی سے مرزائیوں کا قبضہ ختم کرا کر محکمہ تعلیم کے حوالے کی جائے۔

۹۔ اجلاس میں مولانا سید حامد میاں کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے پس ماندگان سے اظہار تعزیت کیا گیا اور مغفرت کی دعا کی گئی۔

۱۷ مارچ کو مسجد احرار ربوہ کے ذیلی مرکز مسجد بخاری میں معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس منعقد ہوئی جس سے مولانا اللہ یار ارشد مولانا ارشاد احمد خان ، قاری محمد یامین گوہر ، ملک رب نواز ایڈووکیٹ ، قاری شبیر احمد ، مولانا نور محمد ، حافظ سعید احمد ، حافظ محمد شفیق اور دیگر مقررین نے خطاب کیا ۔

مولانا اللہ یار ارشد نے کہا کہ مرزا غلام قادیانی نے جہاں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج جسمانی کا بھی انکار کر کے توہین رسالت کا مرتکب ہوا ۔

مولانا ارشاد احمد خان نے کہا کہ مرزائی بنیادی حقوق کے نام پر مسلمان اکثریت کے حقوق غصب کر رہے ہیں ۔ قاری محمد یامین گوہر نے کہا کہ مرزائی اسلامی اصطلاحات استعمال کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح اور اسلام کا استہزاء کر رہے ہیں۔ قاری شبیر احمد نے کہا کہ مرزائیوں کو غلط فہمی ہے کہ وہ غریب اور سادہ لوح مسلمانوں کو معاشی لالچ کے ذریعہ گمراہ کر کے کفر کی آغوش میں لے

جائیں گے احرار کارکنوں کی مزاحمت نے شکست اُن کے مقدّر میں لکھ دی ہے۔ مولانا نور محمد، حافظ سعید احمد اور حافظ محمد شفیق نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ربوہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر فوری عمل درآمد کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ پر مسلمانوں میں گہری تشویش و اضطراب پایا جاتا ہے۔

ملک رب نواز ایڈووکیٹ نے کہا کہ آئینِ پاکستان پر عمل درآمد کرانا اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کو سزا دینا بنیادی حقوق کے منافی نہیں جبکہ مسلمانوں پر بھی اسی قانون کا اطلاق ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی آئین کی دھجیاں اڑا رہے ہیں لیکن حکومت "نام نہاد رواداری" کو اپنے ہی قانون پر فوقیت دے رہی ہے۔

کانفرنس میں چند قراردادوں کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ نصرت گرلز کالج ربوہ کی پرنسپل اور مدرسۃ البنات سکول کی ہیڈ مسٹریس کا فوراً تبادلہ کیا جائے، کیونکہ وہ دونوں مرزائیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں

اس موقع پر ربوہ کے مضافاتی علاقوں سے کثیر تعداد میں مسلمان جلوسوں کی شکل میں بخاری مسجد پہنچے۔ اور نعرۂ تکبیر اللہ اکبر تاج و تختِ ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے ربوہ کے پہاڑوں پر لرزہ طاری ہوگیا، جلسہ کے اختتام پر حلوہ کی چار دیگیں پورے علاقہ میں تقسیم کی گئیں۔

ملتان — سفیان سلیمی

- احرار، رافضیت و سبائیت کے محاسبہ کے لئے سُنّی محاذ کو مؤثر اور فعال بنائیں گے۔
- ڈاکٹر عبدالسلام اور دیگر مرزائیوں کو پاکستان کے سائنسی و تعلیمی شعبہ سے الگ کیا جائے۔

سید عطاء المہیمن بخاری سے مفتی احمد الرحمٰن کی ملاقات اور ختم نبوت کانفرنس سے سید عطاء المؤمن بخاری کا خطاب

رافضیت و سبائیت کی یہودیانہ سازشوں کو بے نقاب کرنے کے لئے سُنّی مسلک سے تعلق رکھنے والی ملک کی پندرہ دینی جماعتوں پر مشتمل "متحدہ سُنّی محاذ پاکستان" اِن دنوں سرگرمِ عمل ہے۔ گزشتہ دنوں محاذ کے مرکزی صدر مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے رابطہ مہم کے سلسلہ میں پنجاب بھر کا دورہ کیا۔ اسی

دوران ۷ مارچ کو آپ دارِ بنی ہاشم میں عالمی مجلسِ احرارِ اسلام کے رہنماؤں سے ملاقات کے سلسلہ میں تشریف لائے۔ جناب جمیل خان آپ کے ہمراہ تھے۔ ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المہیمن بخاری اور سید محمد کفیل بخاری نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ احرار رہنماؤں نے انہیں یقین دلایا کہ جہاں وہ فتنۂ مرزائیت کے خلاف برسرِ پیکار ہیں وہاں فتنۂ سبائیت ورافضیت کے محاسبہ و تعاقب کے سلسلہ میں سُنّی محاذ سے بھرپور تعاون کریں گے۔ چنانچہ مفتی صاحب کی دعوت پر جماعت کے مرکزی رہنما سید عطاء المؤمن بخاری ۱۷ مارچ کو اسلام آباد میں سُنّی محاذ کے کنونشن میں شریک ہوئے اور محاذ کو مؤثر اور فعال بنانے کے لئے اہم تجاویز پیش کیں۔

۱۲ مارچ کو قومی یوتھ لیگ اور تنظیم تحفظِ ختمِ نبوت طلبہ کے نوجوانوں نے جناح ہال میں ختمِ نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا۔ جس میں طلبہ اور نوجوانوں نے عقیدۂ ختمِ نبوّت کی حفاظت اور محاسبۂ مرزائیت کی جدوجہد میں علماء کے شانہ بشانہ کام کرنے کا عہد کیا۔ کانفرنس کے مہمانِ خصوصی ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المؤمن بخاری تھے۔ صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کی۔ حضرت شاہ جی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوئ نبوت کا مقصد ہی یہ تھا کہ سابقہ شریعت و نبوت منسوخ ہو چکی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کو نئے قوانین پر عمل درآمد اور اطاعتِ کاملہ مقصود ہے قرآن کریم میں شرائطِ ایمان میں یہ اقرار بھی شامل ہے کہ:

"جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے قبل دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات پر نازل کیا گیا سب پر ایمان لاتا ہوں"۔

اگر آپ کے بعد کسی اور نے آنا ہوتا تو اس کی خبر بھی دی جاتی اور اس کا اقرار شرطِ ایمان قرار دیا جاتا لیکن ایسا کہیں نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضور کی بعثت کے بعد تمام پہلے قوانین منسوخ اور

رمضان المبارک میں خطباتِ جمعہ

ابنِ امیرِ شریعت سیّد عطاء المحسن بخاری حسبِ معمول دارِ بنی ہاشم ملتان میں خطباتِ جمعہ ارشاد فرمائیں گے۔

ابنِ امیرِ شریعت سیّد عطاء المؤمن بخاری جامع مسجد عثمانیہ چیچہ وطنی میں خطباتِ جمعہ ارشاد فرمائیں گے

اور آئندہ ہمیشہ کے لئے آپ کی شریعت پر عمل کو لازمی قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اب کسی نئے آنے والے کی مطلق ضرورت نہیں۔ پھر آپ کو خاتم النبیین کے منصب جلیلہ پر فائز کرنے کا مقصد بھی یہی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ حضور کی شریعت میں جہاد تبلیغ اسلام کی بنیاد ہے اور قیامت تک جاری رکھنے کا حکم ہے جب کہ مسیلمہ پنجاب مرزا غلام قادیانی علیہ ما علیہ کے عقیدہ کے مطابق جہاد حرام اور کافرہ و مشرکہ ملکۂ وکٹوریہ کی اطاعت عین ایمان۔ یہی وہ سازش ہے جو برصغیر میں اشاعت و تبلیغ اسلام کے خلاف تیار کی گئی، اور انگریز نے مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد ختم کرنے کے لئے مرزا غلام قادیانی کے جھوٹے الہام سے کاروبار چلانے کی ناکام کوشش کی۔

انہوں نے کہا کہ الحمد للہ انگریزی اقتدار کو الہام کی زبان میں تحفظ فراہم کرنے والے بُری طرح ناکام ہوئے اور مسلمانوں نے مجلس احرار کے اکابر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پوری قوت کے ساتھ انگریزی نبوت کا ٹاٹ ہمیشہ کے لئے لپیٹ دیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان سائنسی اور ایٹمی شعبہ میں صرف اس لئے کمال اور ترقی حاصل کرنا چاہتا ہے کہ وہ اسلام اور ملک کے دشمنوں کے خلاف ایک طاقت ور ملک کی حیثیت سے زندہ رہے اور جہاد کرے۔ جب کہ مرزائیوں کے عقیدہ میں جہاد حرام ہو چکا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ایک طرف تو مرزائیوں کے عقیدہ کے مطابق جہاد حرام ہے تو دوسری طرف ملک کے محکمۂ دفاع اور سائنسی و ایٹمی شعبہ میں انتہائی اہم اور حساس عہدوں پر مرزائی افسروں کا قبضہ یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔ آخر وہ کس مقصد کے لئے جہاد کے ان شعبوں میں گھسے ہوئے ہیں۔

انہوں نے کہا در حقیقت مرزائی اسرائیل کے لئے پاکستان کی جاسوسی کر رہے ہیں اور اسرائیل میں مرزائیوں کے مشن کا دفتر بھی موجود ہے۔ مرزائی پاکستان میں لسانی، گروہی اور علاقائی فتنوں کو ہوا دے کر ہر ممکن صورت میں اپنی الگ ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ مسلمان اس سازش کو ہمیشہ کے لئے زمین بوس کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا وجود ملک کے لئے ناسور ہے اور اس کا ختم ہو جانا ہی پاکستان کی بقا و استحکام کی ضمانت ہے ——— انہوں نے پاکستان

کے سائنسی و تعلیمی شعبہ میں ڈاکٹر عبدالسلام کی موجودگی اور دلچسپی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت نے کسی بیرونی یا اندرونی دباؤ کے تحت ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان کے سائنسی شعبہ کی سربراہی یا کسی بھی لحاظ سے اس میں شمولیت دی تو اس کے نتائج ملک و ملت کے لئے انتہائی خوف ناک اور بھیانک ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل ڈاکٹر عبدالسلام کے ذریعہ پاکستان کے ایٹمی راز حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ پاکستان کو ایک طاقت ور ملک کی حیثیت سے ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔ انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کے ایک اخباری بیان " مجھے مسلمانوں کی زیر تعمیر مسجد کا غیر مسلم مزدور سمجھ لیں" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ خداوہ دن نہ لائے جب ہمیں مسجد کی تعمیر کے لئے غیر مسلموں کی ضرورت پڑے۔ اسلام کفر کے سہاروں کا محتاج نہیں۔

انہوں نے کہا کہ اس قسم کے بیانات کا مقصد محض ناپختہ اور ناواقف ذہنوں کو متاثر کر کے مرزائیت کی آغوش میں پہنچانا ہے لیکن ہم مستعد اور چوکس ہیں۔ مرزائیوں کی کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

کانفرنس سے سید محمد کفیل بخاری، پروفیسر مغیث الدین، پروفیسر عبدالواحد، قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ، قاری محمد حنیف جالندھری اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ مقررین نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ تعلیمی میدان میں قابلیت اور امتیازی تشخص پیدا کریں۔ خصوصاً سائنس کے شعبہ میں بھرپور توجہ دیں۔ اور ان مراکز میں پہنچ کر مرزائیوں کا راستہ روکیں جہاں وہ سازشوں میں مصروف ہیں۔ مقررین نے کہا کہ نوجوان مرزائیوں کی کتابوں کا مطالعہ کریں اور شعوری طور پر اس تحریک کا تجزیہ و محاسبہ کریں۔

ڈیرہ غازی خان

ابو معاویہ محمد شفیق انجم

● کلمہ طیبہ کے نام پر مرزائیوں کا فریب
● "بندھن مرکز" شادیوں کی آڑ میں مرزائیت کی تبلیغ

ملک کے دوسرے شہروں کی طرح ڈیرہ غازی خان بھی مرزائیوں کی سازشوں کی زد میں ہے۔ چونکہ مرزائی تحریک گھناؤنے معاشی دھندے کا دوسرا نام ہے ــــ اسی لئے ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کو ان کے مفادات کے حوالے سے ورغلا کر اپنے

مکروہ مقاصد کے لئے استعمال کریں۔ کچھ اسی قسم کا چکر ڈیرہ غازی خان میں چلایا جا رہا ہے۔ ایک دکاندار نے قادیانی آرڈی ننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی دکان پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے اور ایسے اشعار بھی آویزاں کئے ہیں جن سے لوگوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک مرزائی عورت مسز علی حیدر جاوید نے "بندھن مرکز" کے نام سے ایک شادی دفتر قائم کیا ہوا ہے جو دراصل مرزائی تبلیغ کا سنٹر ہے۔ چند لادین سرمایہ داروں کی پشت پناہی سے اسلام کے خلاف تبلیغ کا یہ کاروبار ایک گہری سازش ہے۔ مجلس احرار اسلام تحریک تحفظ ختم نبوت اور مجلس خدام صحابہ کے رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس بندھن مرکز کو بند کرائے اور امتناع قادیانیت آرڈی ننس کی خلاف ورزی کے الزام میں اس کے ذمہ دار افراد کو گرفتار کر کے مقدمہ چلائے۔ یہاں تمام دینی جماعتوں میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔

❁❁

مرید کے

خالد محمود تارڑ

- علماء کرام متحد ہو کر لادین عناصر کا سر کچل دیں۔
- مرزائی ملک میں تخریب کاری اور انتشار پیدا کر رہے ہیں۔
- اسلام میں کسی قسم کی پیوند کاری کی گنجائش نہیں۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقوں کو اپنائے بغیر حکومت الٰہیہ کا قیام ممکن نہیں۔
- نماز حضور کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مومن کی معراج ہے۔

سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کا دورۂ مرید کے، استقبالیہ، پریس میٹنگ اور معراج النبی کانفرنس سے خطاب

گزشتہ دنوں عالمی مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما قائد تحریک ختم نبوت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ مجلس احرار اسلام مرید کے کی دعوت پر یہاں تشریف لائے تو احرار کارکنوں نے ان کا پر جوش خیر مقدم کیا۔ مجلس احرار اسلام کی طرف سے مقامی صحافیوں کے نومنتخب عہدیداروں کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا جس میں حضرت شاہ جی کے علاوہ حکیم محمد صدیق تارڑ، محمد بدر منیر احرار، حافظ محمد اکرم اور مقامی مبلغ ختم نبوت مولانا محمد صادق صدیقی بھی شریک ہوئے، شاہ جی مدظلہ مہمان خصوصی تھے۔

پریس کلب کے صدر چودھری محمد یونس شاد، جنرل سیکرٹری سید محمد سرور بخاری اور ڈاکٹر محمد شریف اعوان کے علاوہ دیگر صحافی بھی موجود تھے۔

مقامی صحافیوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم اپنے صحافتی فرائض سے دیانت داری کے ساتھ عہدہ برآء ہوں گے اور اجتماعی حقوق و مفادات کا تحفظ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ قیام حکومتِ الہیہ کی جدوجہد میں ہم علماء حق کے شانہ بشانہ ہیں۔

سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ نے اپنے خطاب میں صحافیوں پر زور دیا کہ وہ صحافت کے مقدس شعبہ کی شان کو قائم رکھتے ہوئے اصلاحِ معاشرہ پر خصوصی توجہ فرمائیں، اور ملک کے سیاسی حالات بدلنے میں اہم کردار ادا کریں۔

جناب حکیم محمد صدیق تارڑ کی رہائش گاہ پر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ تمام دینی قوتیں دین کی بقاء و استحکام اور نفاذ کے لئے متحدہ جدوجہد کریں اور لادین عناصر کی سرگرمیوں کو کچل دیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام طاغوتی طاقتیں متحد ہو کر ملتِ ابراہیمی کی وحدت کو پارہ پارہ کر رہی ہیں۔ مگر مذہبی طاقتیں ڈیرہ سازی، سیاست بازی اور شخصیت پرستی کے شیطانی چکر میں پھنسی ہوئی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اہلِ حدیث، بریلوی، دیوبندی سب مسلمان ہیں انہیں عصرِ حاضر میں متحد ہو کر بہرصورت اپنا دینی کردار ادا کرنا ہوگا۔ اسلامی انقلاب اور حکومتِ الہیہ کا قیام تب ہی ممکن ہے جب تمام طبقات مذہبی طبقہ واریت کے چکر سے نکل کر وحدتِ امت کے لئے محنت کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ مرزائی ملک میں تخریب کاری کر کے بدامنی کی فضا پیدا کر رہے ہیں وہ ملک کی سلامتی کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کے مذہبی طبقات میں نفرت پیدا کر کے انہیں آپس میں لڑانے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ علماء کرام ان حالات کا بغور مطالعہ کر کے اپنے قبلہ کی سمت درست کریں اور دشمن کی چال کو سمجھ کر اس پر یلغار کر دیں۔

انہوں نے کہا کہ بدمعاشوں اور قاتلوں کے ساتھ ساتھ دشمنانِ نبوت و رسالت کو بھی سرِ عام پھانسی دی جائے۔ ملک میں مہنگائی اور جرائم کے خاتمہ کے لئے اسلامی قوانین کا فوری نفاذ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ اسلام کو عصرِ حاضر کے سانچوں میں ڈھالنا چاہتے ہیں وہ گمراہی میں مبتلا ہیں۔ اسلام تمام انسانوں اور عصری مسائل کو اپنے سانچے میں ڈھالنا چاہتا ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے

جو ہر عہد کے تقاضوں کو بخوبی حل کرتا ہے۔

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ واقعہ معراج کمالات نبوت میں عظیم الشان معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر انسانیت کو نماز کا عظیم تحفہ عطا فرما کر ہلاکت و گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر ایمان و سلامتی کے نور سے مشرف کیا ہے۔ مسلمانوں پر نمازیں فرض کر کے انہیں اپنے قرب کی نعمتِ تامہ سے نوازا ہے۔ نماز حضور کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مومن کی معراج ہے۔ نظامِ صلوٰۃ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کو اجتماعی نظم و نسق عطا فرمایا اور اپنے فرماں بردار بندوں کے لئے مغفرت و رحمت کے باب کھول دیئے۔

انہوں نے کہا کہ رسالت پناہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی طریقوں پر عمل پیرا ہو کر ہی مسلمان طاغوتی طاقتوں کو شکست دے سکتے ہیں۔ جلسہ سے حکیم محمد صدیق تارڑ، بدر منیر احرار، مولانا محمد صادق، مولانا عبدالرؤف، سید سلمان گیلانی اور حافظ محمد اکرم نے بھی خطاب کیا۔

چیچاوطنی
ابن حافظ

- حضرت مولانا خان محمد مدظلہ اور سید عطاء المومن بخاری مدظلہ کی چیچاوطنی آمد
- جامع مسجد عثمانیہ اور ختمِ نبوت سنٹر کا معائنہ و خطاب

مارچ کے ابتدائی دنوں میں آل پارٹیز مجلسِ عمل تحفظِ ختمِ نبوت کے سربراہ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ چیچاوطنی تشریف لائے تو مجلسِ احرارِ اسلام کے جدید مرکز جامع مسجد عثمانیہ اور ختمِ نبوت سنٹر میں بھی تشریف لائے۔ مقامی رہنماؤں جناب عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا ارشاد احمد خان، جناب رضوان الدین، رانا قمر الاسلام اور جناب ابو معاویہ عیش محمد صاحب کے علاوہ احرار کارکنوں کی کثیر تعداد نے آپ کا استقبال و خیر مقدم کیا۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے تحریکِ ختمِ نبوت کے سلسلہ میں مجلسِ احرار کے بنیادی کردار اور جدوجہد کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجلسِ احرار کے کارکن خلوصِ نیت کے ساتھ فتنۂ مرزائیت کے محاسبہ و تعاقب میں مصروف ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اب قادیانیت کے دن گنے جا چکے ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب جھوٹی نبوت کے پیروکاروں کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔

آپ نے نواحی قبرستان سے مرزائی مردہ نکلوانے پر احرار کارکنوں اور شہریوں کو کامیاب جدوجہد پر مبارک باد دی۔

۲۵ مارچ کو جامع مسجد عثمانیہ میں مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما ابن امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری مدظلہٗ نے اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اختلاف اور نزاع دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ اختلاف باعثِ رحمت اور نزاع سراسر شر ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ اختلاف کو نزاع کا روپ دینے والے لوگ قطعاً مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں انہیں اپنے عمل میں تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے اور امتِ مسلمہ کے اجتماعی مفادات پر اپنے ذاتی مفادات کو قربان کر کے وحدت اور یگانگت کا ماحول پیدا کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ خصوصاً دینی ماحول میں بغض و حسد اور نفاق کا بیج بونے والے اپنے رویہ پر نظرِ ثانی کریں۔ اگر وہ دیندار ہوتے ہوئے اس شر میں شعوری طور پر مبتلا ہیں تو پھر یقیناً وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا ہیں اور انہیں توبہ کرنی چاہیئے۔ اور اگر نادانستہ اور غیر شعوری طور پر اس شیطانی چکر میں پھنسے ہوئے ہیں تو پھر انہیں علماء حق اور بزرگوں کی صحبت اختیار کر کے اپنے ماحول اور فکر و نظر میں وسعت اور تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔

آپ نے وحدتِ امت پر زور دیتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ محبت و اخوت کے ساتھ ہماری دینی دعوت میں شریک ہوں اور فروعی اختلافات بھلا کر متحد ہو جائیں، توحید و رسالت، ختمِ نبوت اور اسوۂ ازواج و اصحابِ رسول علیہم السلام کی تعلیم اور حفاظت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔

چنیوٹ
عبدالقادر

○ چک جھمرہ اور موضع بخاریاں میں مجلس احرارِ اسلام کا قیام

● امتناعِ قادیانیت آرڈیننس سے کھلا مذاق

مجلسِ احرارِ اسلام چنیوٹ کے صدر قاری محمد یامین گوہر نے بتایا کہ چنیوٹ کے نواحی موضع بخاریاں اور چک جھمرہ میں جماعت کی شاخیں قائم کر دی گئی ہیں۔ موضع بخاریاں میں درج ذیل افراد نے جماعت میں شمولیت کا اعلان کیا۔

قاری نواز الحسن، مشتاق احمد، محمد خالد، عبدالستار، محمد اشرف، الطاف حسین، غلام اللہ اور اصغر علی جبکہ قاری نواز الحسن صاحب کو مقامی شاخ کا صدر مقرر کیا گیا۔

چک ھمبرد میں جن افراد نے جماعت میں شمولیت کا اعلان کیا۔ اُن کے نام یہ ہیں:
قاری محمد اکبر خطیب جامع مسجد مدنی، محمد بشیر، محمد نذیر، محمد ریاض بھٹی، حافظ عطاء الرحمٰن، جاوید انجم، میر قاسم اور محمود الحسن جبکہ قاری محمد اکبر صاحب کو مقامی شاخ کا صدر مقرر کیا گیا۔

دونوں مقامات پر جماعت میں شامل ہونے والے نئے ساتھیوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ مرزائیوں اور سبائیوں کے خلاف اپنے مشن کو جاری رکھیں گے۔ قاری محمد یامین گوہر نے کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ تعلیماتِ نبوی پر عمل پیرا ہو کر دشمنانِ خدا و رسول کی سازشوں کو ناکام بنا دیں۔

گزشتہ دنوں شریف ڈینٹل ربوہ کے مالک نے پل چناب سے ملحقہ پہاڑوں سے تحریک تحفظِ ختمِ نبوت کے لکھے ہوئے نعرے مٹائے جس سے ربوہ و چنیوٹ کے مسلمانوں میں شدید اشتعال پیدا ہو گیا۔ مجلسِ احرارِ اسلام چنیوٹ کے صدر قاری محمد یامین گوہر، مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولانا اللہ یار ارشد، ملک ربنواز ایڈووکیٹ اور مقامی احرار گارڈ کے کارکنوں نے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا اور اس واقعہ کو امتناعِ قادیانیت آرڈی ننس سے کھلا مذاق قرار دیا۔ انہوں نے مرزائی ملزم کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

صحابۂ کرام کے ایمان و یقین پر رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہرِ تصدیق ثبت ہے۔ سید عطاء المحسن بخاری

مظفر گڑھ
عباس علی

مجلسِ خدامِ صحابہ بستی کھاڑک چوبارہ ضلع مظفر گڑھ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ میاں غلام صاحب دھنوتر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ قائدِ تحریکِ ختمِ نبوت ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، کے خطاب سے پہلے جناب محمد شفیع خان صاحب بلوچ نے قائدِ محترم کو سپاس نامہ پیش کیا اور دفاعِ ازواج و اصحابِ رسول علیہم السلام کے مشن میں کارکنوں کی سرپرستی کی درخواست کی۔ انہوں نے حضرت شاہ صاحب کو خراجِ تحسین پیش کیا کہ آپ نے اپنے والد حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے

مشن کو جاری رکھا۔

سید عطاء المحسن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزائیوں نے جھوٹا نبی پیدا کر کے عقیدۂ ختمِ نبوت کی نفی کی اور رافضیوں نے امامت کو نبوت سے افضل قرار دے کر وہی سبق دہرایا۔ مرزائیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد پر وحی آتی تھی اور رافضیوں کے نزدیک تمام ائمہ معصوم ہیں اور ان پر وحی آتی ہے۔ نبوت ختم ہو گئی لیکن امامت جاری ہے۔ اس طرح دونوں ختمِ نبوت کے منکر ہیں۔

آپ نے فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت اور پیغام ابدی ہے۔ آپ نے تئیس[۲۳] برس کی مسلسل محنت کے بعد صحابہ کی جو جماعت تیار کی وہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے معیار و حجت ہے۔ حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کے لئے مجھے چنا۔ پھر میرے صحابہ کا انتخاب بھی خود کیا۔ یعنی صحابۂ کرام انتخابِ خداوندی ہیں۔ وہ درسگاہِ نبوت کی پہلی تربیت یافتہ انقلابی جماعت تھی جس کے ایمان و یقین پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہرِ تصدیق ثبت ہے۔ کوئی گروہ اگر صحابۂ کرام کی جماعت کے کسی ایک فرد کو بھی غلط کہتا ہے تو وہ خود غلط ہے۔ اس لئے کہ اگر نعوذ باللہ صحابہ غلط تھے تو پھر جس قرآن و حدیث پر ہمارا ایمان ہے وہ کیسے معتبر ہو سکتا ہے؟ صحابہ کی دیانت و امانت مثالی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر امتحان میں ڈال کر آزمایا۔ جب وہ کامیاب ہوئے تو پھر قرآنِ مبین میں ان سے ہمیشہ کے لئے اپنی رضا کا اعلان فرمایا۔ اور اللہ نے صرف صحابہ کی جماعت سے حُسنِ آخرت کا وعدہ فرمایا اور یہ وعدہ سب صحابہ کے لئے ہے۔ صحابہ سزا سے مستثنیٰ ہیں۔ ہماری فوز و فلاح اسوۂ حسنہ پر عمل اور صحابۂ کرام کے نقشِ قدم پر دین کی محنت کرنے پر موقوف ہے۔

آپ نے علماء کو متنبہ کیا کہ اگر یہودیت، مجوسیت، رافضیت اور مرزائیت کی سیاہ آندھی کو روکنا ہے تو اپنے تمام گروہی اور طبقاتی اختلافات ختم کر کے حکومتِ الٰہیہ کے قیام کے لئے متحد ہو کر جدوجہد کریں۔

۱۴ مارچ کو مظفر گڑھ کے نواحی قصبہ "بصیرہ" میں مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کے سالانہ جلسہ میں ابن امیرِ شریعت سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہ نے بصیرت آموز خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کا اولین اور بنیادی فریضہ ہے کہ وہ قرآن کریم کا مطالعہ کریں اور اسے غور و فکر سے پڑھنے کے ساتھ ساتھ تعلیماتِ الٰہی پر عمل پیرا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں میں انتشار اور خلفشار کا بڑا سبب

قرآنی تعلیمات سے انحراف اور فرار ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم مسلمان ہیں تو پھر قرآن کریم ہی ہمارے لئے دستور و منشور اور نظامِ حیات ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہی ہمارے لئے محبت و معیار ہے۔ انہوں نے حاضرینِ اجتماع کو تلقین کی کہ وہ قرآن کریم کی عالمگیر دعوت کو عام کرنے کے لئے متحد ہو کر جدوجہد کریں اور دعوت و تبلیغ اسلام کی محنت کو تیز کر دیں۔ اس جلسہ سے مہتمم مدرسہ حافظ عبدالعزیز صاحب اور قاری غلام مصطفیٰ صاحب علی پوری نے بھی خطاب کیا۔

تلہ گنگ

واصف رُومان

- لارڈ کرزن نے برصغیر میں یورپین طرزِ سیاست کو متعارف کرایا۔
- دین پوری امت کا معاملہ ہے فرد کا ذاتی مسئلہ نہیں۔
- صحابۂ کرام نے بہت تھوڑے عرصہ میں پوری کائنات کو نورِ اسلام سے منور کیا۔
- خلافتِ صحابہ ہی خلافتِ راشدہ ہے۔
- بدی کے راستوں کو بند کئے بغیر حکومت کا نفاذِ اسلام کا دعویٰ مضحکہ خیز ہے۔
- جون میں تلہ گنگ میں ڈویژنل احرار ورکرز کنونشن منعقد ہوگا۔
- مرزائی لیکچرار مبشر احمد طاہر اور حکیم اعجاز احمد کا تبادلہ کیا جائے۔

ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ اور سید عطاء المومن بخاری کا دورۂ تلہ گنگ

فاتح ربوہ، قائدِ تحریکِ ختمِ نبوۃ ابنِ امیرِ شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ ۴ مارچ ۱۹۸۸ء کو منعقدہ شہدائے ختمِ نبوت کانفرنس ربوہ کے فوراً بعد ضلع چکوال کے چار روزہ تبلیغی دورہ پر ۵ مارچ کو تلہ گنگ تشریف لائے تو کارکنانِ احرار نے اُن کا پرتپاک استقبال کیا۔ شاہ جی نے مجلسِ احرارِ اسلام تلہ گنگ کے مرکز مسجد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں بعد نمازِ عشاء درسِ قرآن مجید ارشاد فرمایا۔ آپ نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"اللہ رب العزت نے اولادِ آدم کو تمام عالم میں معزز و مکرم بنایا، تخلیقی اور تکوینی لحاظ سے حضرتِ

انسان کو شرفِ عظمت بخشا اور اسے شعور و وجدان ضمیر و عقل اور فکر و بصیرت سے نوازا کہ محمد اللہ کے کمالات اور تخلیق کا ہنر دیکھو۔ فرمایا ھٰذَا خَلْقُ اللّٰہِ ۔ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے ایک دم تمہارے لئے پیدا کیا ہے۔ تم اللہ کی کس کس نعمت کو احاطہ شمار میں لاؤ گے ۔ خلاقِ عالم نے جس طرح کائنات کو اپنی قدرت کے دائرے میں بند کر رکھا ہے ۔ اگر اس دائرے سے سوئی کے ناکے برابر بھی یہ نظام ہل جائے تو پلک جھپکتے ہی قیامت برپا ہو جاتے۔ یہ تمام آیات ونشانیاں صاحبانِ فکر و نظر کے لئے ہیں۔ وہی ان کا بغور مشاہدہ و تجربہ کر کے اپنے نورِ ایمان کو جلا بخشتے ہیں۔ لیکن جہانِ جمہوریت کا وحشی اِن مناظرِ قدرت سے بہرہ ور ہو ہی نہیں سکتا کہ اس کی سوچ کی بنیاد ہی MATERIALISTIC (مادّی) ہے۔

بات اسباب و عوامل کی نہیں یقین و اعتقاد کی ہے۔ وسائل و ذرائع یہودیوں کے پاس ہم سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ میرے نزدیک تمام نام نہاد دانش ورانِ جمہوریت اُس غریب مولوی کے مقابلہ میں ذرۂ بے مقدار ہیں جو فقط اللہ کی رضا کے لئے مصروفِ کار رہتا ہے ۔ یورپی اندازِ فکر لاڈ کرزن نے دیا ہے اس کا صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ عظام سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے ۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اکثریت واقلیت کی تقسیم میں تم جیت جاؤ گے تو یہ تمہاری خام خیالی ہے۔ اس وقت مشرکین تم سے سوا مین گنا زیادہ ہیں۔ سب سے زیادہ اقلیت تم بریلوی، دیوبندی اور اہلِ حدیث کی ہے ۔ DEMOCRACY (جمہوریت) برٹش امپیریلزم کی لعنت ہے جسے تم نے دین کا حصّہ سمجھ کر کلیجے سے لگا رکھا ہے۔ یہ نظریۂ ریاست و نظامِ حکومت تم نے فرنگی سامراج سے لیا۔ تم کھاتے دین کا ہو اور گاتے انگریز کا ہو ۔ کہاں گئی تمہاری حریّت۔ تم نے ہر آڑے وقت میں ووٹوں پر COMPROMISE کیا ہے کیا اسی انداز کا نام فکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے ؟ دیگر نظام ہائے زندگی کی خامیاں اور برائیاں اپنی جگہ لیکن جمہوریت وہ بے غیرت دو ٹوک نظامِ حیات ہے جو ابوجہل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق (نعوذ باللہ) برابر کرتا ہے ۔ عریانی و فحاشی کی کھلی چھٹی دیتا ہے عزت و آبرو کو نیلام کرتا ہے۔ میں جمہوریت ایسے کافرانہ نظام کا دم بھرنے والے مذہبی ڈیرے داروں اور سیاسی طالع آزماؤں کے لئے بس ایک ہی دعا کر سکتا ہوں کہ یا اللہ ! انہیں ہدایت دے یا تباہ و برباد فرما۔ آمین !

یورپین CIVILIZATION کے دلدادہ اور مغربی استعمار کے دُم چھلے اپنے آقاؤں کے اشارۂ ابرو پر یہی ایک گمراہ کن پروپیگنڈا کرنے میں مشغول ہیں کہ مذہب فرد کا انفرادی معاملہ ہے اور

سیاست پبلک کا۔ لیکن قربان جائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی ذاتِ بابرکات نے ارشاد فرمایا کہ دین پوری امّت کا معاملہ ہے۔ پوری امّت کی زندگی ہے نہ کہ شعبۂ زندگی۔ دین اجتماعی عمل ہے اور اجتماعیت ہی کا نام سیاست ہے۔ خدارا ! دین کے لئے اجتماعیت پیدا کرو اور کوہِ استقامت بن جاؤ پھر انشاء اللہ منزلِ مقصود کا حصول تمہارے لئے سہل ہوگا۔

۲ مارچ کی صبح شاہ جی مدظلہ نے اخباری پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس میں روزنامہ جنگ، مشرق، حیدر، نوائے وقت اور مرکز کے نمائندوں نے شرکت کی۔ پریس کانفرنس کے بعد "جنگ" کے لئے آپ کا تفصیلی انٹرویو ریکارڈ کیا گیا۔

بعد از عشاء مسجد ترڑیاں والی میں عالمی مجلس احرارِ اسلام تلہ گنگ کے زیرِ اہتمام ستائیسویں سالانہ "یومِ معاویہؓ" سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جناب محمد کریم علیہ السلام کی جہدِ مسلسل کا ثمرہ ہیں۔ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ خطۂ عرب کے جاہل و گنوار لوگوں نے دینِ اسلام کے دامنِ رحمت میں آجانے کے بعد مختصر سی مدّت میں چار دانگِ عالم میں توحید و رسالت کے علم لہرا دیئے۔ خلفائے راشدین کا دورِ امامت پناہ قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دیتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافتِ راشدہ کا انکار کرتے ہیں وہ احمقوں کی دوزخ میں بستے ہیں۔ اگر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ایک تابعی ہوتے ہوئے بھی خلیفۂ راشد کہلا سکتے ہیں تو جنابِ امیر معاویہ سلام اللہ علیہ جو ایک صحابیٔ رسول اور کاتبِ وحی ہیں اور جن کی خلافت و امارت کی پیشین گوئی خود بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی ہے اُن کے دورِ حکومت کو خلافتِ راشدہ کیوں نہیں کہا جا سکتا۔ حالانکہ آپ کے دستِ حق پرست پر ۵۵ ہزار صحابۂ کرام نے بیعت کرکے آپ کی خلافتِ راشدہ و عادلہ پر تصدیق کی مہر ثبت کی۔ باقی رہی بات خطائے اجتہادی کی۔ فرمانِ رسول کے مصداق ہر صحابی مجتہدِ مطلق ہے اور اسے ہر خطا پر دو اجر ملتے ہیں۔ لیکن کسی بھی غیر صحابی کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ پہلے دور میں یا موجودہ دور میں اُن کی ذاتِ اطہر و اقدس پر انگشت نمائی کرتا پھرے۔ انہوں نے کہا کہ دفاعِ ختمِ نبوت کی طرح یہ شرف بھی اللہ پاک نے مجلس احرار کو ہی بخشا ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں سب سے پہلے احرار نے یومِ معاویہؓ منا کر ایک نہ ختم ہونے والے سلسلے کی بنیاد رکھی۔ ایک وہ وقت تھا جب آں جنابؓ کا نام لینا جرم سمجھا جاتا تھا اور آج یہ وقت ہے کہ ہزاروں

بچوں کے نام محمد معاویہؓ ہیں اور جہاں تک ہمارا بس چلے گا ہم دفاعِ معاویہ کا فریضہ ادا کرتے ہوئے دشمنانِ صحابہؓ کے خلاف عرصۂ جہاد کو جاری و ساری رکھیں گے۔ "یوم معاویہ" کے پروگرام کی کامیابی کے لئے دیگر تمام اراکینِ احرار کے ساتھ ساتھ شیخ فہیم اصغر کی کوششیں بھی قابلِ ذکر ہیں۔

۷ مارچ کو مجلس احرارِ اسلام کے قدیم کارکن جناب حاجی میاں محمد صاحب کی دعوت پر موضع اکوال میں نمازِ عشاء کے فوراً بعد خطاب ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ

" دین قربانی و ایثار کا نام ہے۔ دین ہم سے مال و جان اور وقت کا تقاضا کرتا ہے مسلمان دنیا میں ایک ہی مقصدِ حیات لے کر آیا ہے کہ وہ اللہ کے دین کے فروغ اور ترقی کے لئے کوشاں رہے گا۔ دین کا فروغ اور سربلندی اس بات پر موقوف ہے کہ تمام مسلمان ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر اس کے ابلاغ کا ذریعہ بنیں۔ عالمی مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان اسی دعوت کی منادی ہے۔ میری تمام نوجوانوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جوانی و شباب دین کے لئے وقف کریں اور اس کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے ہمارے دست و بازو بنیں۔ اکابرینِ احرار کی زندگیاں اسی مشن پر قربان ہوئی ہیں۔ مولانا گل شیر شہیدؒ اسی دعوت کے داعی تھے جنہوں نے اپنی جان تک اس فرض کی ادائیگی کے لئے قربان کر دی۔ اور ثابت کیا کہ ؎

مر جائیں گے ظالم کی حمایت نہ کریں گے
احرار کبھی ترکِ روایت نہ کریں گے

اکوال میں جناب ابوالحسن صاحب، خالد تنویر اختر صاحب اور حسنین احمد صاحب نے جماعتی امور میں خصوصی تعاون فرمایا۔

ان تمام پروگراموں میں جناب قاری جاوید اقبال، جناب قاری عبدالحیٔ، جناب قاری میاں محمد اور جناب محمد عمر فاروق نے خصوصی شرکت فرمائی اور متعدد اجتماعات سے خطاب بھی کیا۔

جون میں ان شاء اللہ تلہ گنگ میں ایک عظیم الشان ڈویژنل احرار ورکرز کنونشن منعقد کیا جائے گا جس میں جانشینِ امیر شریعت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری مدظلہٗ، مولانا سید عطاء المحسن بخاری، مولانا سید عطاء المؤمن بخاری، حافظ سید محمد کفیل بخاری، مولانا اللہ یار ارشد، مولانا ارشاد احمد خان، مولانا محمد اسحاق سلیمی، مولانا حافظ محمد اکبر اور دیگر تمام مرکزی رہنما شرکت فرمائیں گے۔

انہی دنوں عالمی مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما ابن امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری مدظلہ نے جامع مسجد سیدنا ابوبکر صدیق میں اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ بدی کے تمام راستوں کو بند کئے بغیر اسلام کا دعویٰ مضحکہ خیز ہے۔ جب کہ ایک طرف حکومت ایک عرصہ سے مسلسل یہ بات دہرا رہی ہے کہ وہ اس ملک کو اسلامی معاشرے میں ڈھالنا چاہتی ہے لیکن حکومت عملی طور پر جو اقدامات کر رہی ہے اس سے وہ دینی اقدار اور دینی فضا، جو معاشرے میں تھوڑی بہت موجود تھی، وہ بھی اب مفقود ہوتی نظر آرہی ہے۔ بالخصوص ٹیلی ویژن، ریڈیو اور پریس جیسے زبردست مؤثر ذرائع ابلاغ کے ذریعے نئی نسل کو جس طرح فکری، اخلاقی اور تہذیبی طور پر تباہ کیا جارہا ہے خصوصاً ٹی وی جیسے مؤثر میڈیا سے جو پروگرام پیش کئے جارہے ہیں وہ اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں کسی طور پر ممد و معاون نہیں ہوسکتے۔ بلکہ واضح طور پر یہ بات سامنے آرہی ہے کہ ان تینوں ذرائع ابلاغ کے ذریعے حکومت کی سرپرستی میں دین دشمن قوتیں دینی مسلّمات و محکمات کے بارے میں تشکیک پیدا کرنے میں پوری شد و مد کے ساتھ مصروف ہیں۔ اور مغرب کی تہذیبی اخلاقی اور فکری گمراہی کو دین بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ یا تو حکومت مکمل اسلامی نظام نافذ کرے یا اسلام کے نفاذ کے جھوٹے دعوے کرنے چھوڑ دے۔

انہوں نے آخر میں حکّام بالا سے مطالبہ کیا کہ گورنمنٹ ڈگری کالج تلہ گنگ سے قادیانی لیکچرار مبشر احمد طاہر اور سول ہسپتال سے قادیانی حکیم اعجاز احمد کو تبدیل کر کے فوراً مسلمان افراد کی تقرری عمل میں لائے ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

اسلام آباد
راولپنڈی

م۔ شمس عالم

• متحدہ سُنّی محاذ کی جنرل کونسل کا اجلاس
• مجلسِ احرارِ اسلام کی تجاویز
• تحفظِ حرمین کانفرنس سے سیّد عطاء المومن بخاری کا خطاب

۱۷؍ مارچ کو جامعہ فریدیہ اسلام آباد میں متحدہ سُنّی محاذ پاکستان کی جنرل کونسل کا اجلاس منعقد ہوا تو اس موقع پر مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی رہنماؤں کا ایک وفد ابنِ امیرِ شریعت سیّد عطاء المومن بخاری مدظلہ کی قیادت میں اسلام آباد پہنچا۔ وفد میں جناب عبداللطیف خالد چیمہ اور

مولانا محمد اسحٰق سلیمی بھی شامل تھے۔ مجلس احرارِ اسلام راولپنڈی، اسلام آباد کے صدر جناب ڈاکٹر جمال الدین محمد انور کی قیادت میں احرار کارکنوں نے وفد کا خیر مقدم کیا۔

جماعت کے رہنماؤں نے جنرل کونسل کے اجلاس میں شرکت کی اور متحدہ سنی محاذ کو مزید مؤثر اور فعال بنانے کے لئے مختلف تجاویز پیش کیں۔ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی تجاویز کو تمام ممبران نے بہت سراہا۔ اور کثرتِ رائے سے منظور کرلیا۔ ان میں

۱۔ ملک بھر میں رابطہ عوام مہم کے سلسلہ میں کانفرنسوں کا اہتمام
۲۔ محاذ کے منشور اور دستور کی تیاری
۳۔ مستقل اور واضح لائحہ عمل
۴۔ نشر و اشاعت اور پروپیگنڈہ مہم

اور دیگر اہم عنوانات پر مؤثر تجاویز شامل تھیں۔ اسی روز بعد از عشاء مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں محاذ کے زیر اہتمام تحفظ حرمین کانفرنس سے سید عطاء المومن بخاری مدظلہ نے تاریخی خطاب فرمایا۔

تقریر اتنی کامیاب، پرمغز اور مؤثر تھی کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ سب گوش بر آواز تھے۔ آپ نے فرمایا کہ دشمن کھل کر سامنے آچکا ہے اور وہ جدید وسائل سے مسلح ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کے خلاف متحد ہے۔ اس سے لڑنے کے لئے باہمی اتحاد اور اجتماعی قوت خلوص محبت اور بامقصد جد و جہد ناگزیر ہے۔

آپ نے سٹیج پر موجود علماء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب آپ ہی باقی بچے ہیں۔ اسلاف دنیا سے جا چکے ہیں اور ان کی ذمہ داریاں آپ پر آپڑی ہیں۔ ہم اختلافات کو خیر باد کہہ کے آپ کے پاس آگئے ہیں۔ آپ اختلافات کو ختم کر کے اک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔

آپ نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کے صرف تین دشمن ہیں۔

۱۔ دشمنِ خدا ۲۔ دشمنِ رسول ۳۔ دشمنِ ازواج و اصحاب رسول۔

آئیے ان دشمنوں کو پہچانیئے، ان کے مختلف روپ دیکھیے، ان پر کڑی نظر رکھیئے۔

آپ نے فرمایا کہ دیکھو! صحابۂ کرام کے ساتھ اللہ کی طاقت تھی تو ان بوریہ نشینوں نے قیصر و

کسریٰ کے تخت الٹ دیئے تھے۔ ہم شیطانی طاقت سے ہرگز مرعوب نہیں ہوں گے وہ وقت دور نہیں جب رحمٰن کی طاقت اور نصرت سے کفر و شرک اور رفض و ارتداد کا تخت الٹ دیا جائے گا۔

ربّ ذوالجلال کی قسم! اگر اب ختمِ نبوت اور ناموسِ اصحابِ رسول کا تحفظ نہ کیا گیا تو پھر اللہ ہم پر کسی اور کو مسلّط کر دے گا۔

اٹھو! اور متحد ہو کر دینِ قیّم کی حفاظت و استحکام اور قیامِ حکومتِ الٰہیہ کے لئے فیصلہ کن معرکہ کی تیاری کرو۔

اٹھو! کہ گلچیں کی دسترس سے گلاب و لالہ ورق ورق ہے
بہارِ گلشن پہ ہم نشینو! مرا تمہارا بھی کچھ تو حق ہے

شاہ جی کی تقریر کے بعد عوام فرطِ محبّت و عقیدت سے اُن کی طرف لپکے اور پرجوش نعروں سے ان کی تائید کی۔ اس موقع پر مجلس احرارِ اسلام راولپنڈی کے رہنما ڈاکٹر جمال الدین محمد انور، جناب میرناسک صاحب، جناب مرزا غلام قادر صاحب اور جناب صوفی غلام حسین صاحب بھی موجود تھے۔

مکتوبِ برطانیہ

محمد اکرم راہی
جنرل سیکرٹری
یو کے ختمِ نبوت مشن

• برطانیہ میں مجلس احرارِ اسلام کے شعبۂ تبلیغ یُو کے ختمِ نبوت مشن کی سرگرمیاں
• مرزائیوں کی وارداتیں، آقاؤں کی عنایتیں
• "نقیبِ ختمِ نبوّت" کی آمد، قیصرِ مرزائیت میں بھونچال

مرزا طاہر نے پاکستان سے فرار ہو کر اپنے آقا و سرپرست برطانیہ کی آغوش میں پناہ لینے کے بعد یہ سمجھ لیا تھا کہ اب یورپین ممالک میں مرزائیت کی تبلیغ زیادہ مؤثر انداز میں کی جا سکے گی لیکن الحمدللہ وہ اس مقصد میں بری طرح ناکام ہوئے۔

گزشتہ تین برسوں میں عالمی مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے رہنما ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری اپنے رفقاء کی معیت میں دو مرتبہ برطانیہ تشریف لائے اور یہاں جماعت کا شعبۂ تبلیغ یو کے ختمِ نبوت مشن قائم کیا۔ مشن کے کارکن احرار کی قیادت میں فتنۂ مرزائیت کے

استیصال کے لئے ہر سطح پر کام کرنے کا عزم رکھتے ہیں ۔ مشن کی جدوجہد کے نتیجہ میں اب مرزائی برطانیہ کے مسلمانوں کو دھوکہ دینے میں مسلسل شکست کھا رہے ہیں۔ ختمِ نبوت مشن کے صدر جناب شیخ عبدالغنی صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت جناب محمد ناصر اعوان صاحب اور جناب محمد یونس صاحب جناب سیّد خالد مسعود گیلانی اور مولانا سید اسد اللہ طارق کے علاوہ دیگر کارکنان پوری قوت کے ساتھ فتنۂ مرزائیت کے خلاف برسرِ پیکار ہیں ۔ ہفتہ وار ملاقات ، ماہانہ اجلاس ، لٹریچر کی تقسیم ، گفت گو، تقاریر اور مذاکروں کے ذریعہ خوب محنت کی جا رہی ہے ۔ انشاء اللہ مستقبل قریب میں یو کے ختمِ نبوت مشن کے لئے ایک بڑا مرکز تعمیر کیا جائے گا۔

یہاں برطانیہ میں مرزائیوں کا روزنامہ الفضل انگریزی اور دوسری زبانوں میں چھاپ کر تقسیم کیا جاتا ہے خصوصاً یونیورسٹی اور کالج کے طلبہ میں ۔ اس کے علاوہ دیگر لٹریچر بھی تقسیم کر رہے ہیں لیکن اس دجل و فریب اور مکر و ارتداد کا پردہ چاک کرنے کے لئے احرار کارکن بھی جوابی لٹریچر وہاں پہنچا رہے ہیں ۔ مرزائیوں کی موروثی وفاداریوں اور دعاؤں ، التجاؤں کے نتیجہ میں برطانیہ ان پر شروع دن سے بہت مہربان ہے ۔ اسی مہربانی کے ماحول میں سارقانِ نبوّت کا یہ گروہِ خبیث عجیب و غریب وارداتوں میں مصروف ہے ۔ تاجروں اور طلبہ کے ساتھ کیا کیا ڈرامے کر کے انہیں انگریزی نبوت کا اسیر بنانے کی سعیٔ ناتمام میں مصروف ہے ۔ جلد ہی ایک مفصل رپورٹ نقیب ختمِ نبوّت کے قارئینِ کرام کے لئے پیش کی جائے گی ۔

برطانیہ میں جماعت کے مجلہ " نقیبِ ختمِ نبوت " کو احباب نے بے حد پسند کیا اور استیصال مرزائیت کے لئے ایک مؤثر اور جاندار آواز قرار دیا ہے ۔ مدلل اور حقائق پر مبنی مضامین سے قصرِ مرزائیت میں بھونچال آ گیا ہے ۔ انشاء اللہ نقیب گھر گھر پہنچائیں گے ۔

ہم اپنی زندگیاں عقیدۂ ختمِ نبوّت کے دفاع و تحفظ کے لئے وقف کر چکے ہیں اور مجلسِ احرارِ اسلام کی قیادت کو سلام کرتے ہیں جس نے ہمیں اس جدوجہد میں شامل کر لیا جہاں ضمیر کا اطمینان اور دل کی راحت میسّر ہے ۔

زبانِ خلق

"نقیبِ ختمِ نبوت" کے اجراء پر ملک کے مختلف حصوں سے معزز قارئین نے داد و تحسین اور مبارک باد کے خطوط لکھے ہیں۔ ذیل میں انہیں شائع کیا جا رہا ہے۔ زبانِ خلق کے عنوان سے اس مستقل کالم میں ہر ماہ آپ کے خطوط، تجاویز و آراء شائع کی جائیں گی۔ "ادارہ"

عقیدۂ ختمِ نبوت کا محافظ

نقیبِ ختمِ نبوت کا اجراء ایک مستحسن اقدام ہے۔ نقیب تاریخِ احرار کا امین اور عقیدۂ ختمِ نبوت کا محافظ ہے۔

(محترم محمد حسن چغتائی (مدظلہ) امیر عالمی مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

مثالی جدوجہد

نقیبِ ختمِ نبوت موصول ہوا۔ مرزائیت کے خلاف احرار کی جدوجہد مثالی ہے۔ رسالہ کے اجراء پر مبارک باد۔ دعاگو

(حضرت مولانا) محمد اسحٰق صدیقی سندیلوی (مدظلہم) کراچی

دل کی آواز

"نقیبِ ختمِ نبوت" احرار رکنوں کے دل کی آواز ہے۔ مرزائی دجل و تلبیس کو طشت از بام کرنے کے لئے بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

(مولانا) عبدالحق چوہان (مدظلہ) رحیم یار خان

احرار کا گرزِ البرز شکن

نقیبِ ختمِ نبوت میرے سامنے ہے پر مغز مضامین، فکر انگیز ٹائیٹل اور جاندار تحریروں نے دل جیت لیا۔ نقیب قصرِ مرزائیت پر احرار کا گرزِ البرز شکن ہے۔

محمد شفیق انجم۔ ڈیرہ غازی خان

بیباک جریدہ

نقیبِ ختمِ نبوت کا اجراء انقلابی قدم ہے۔ نقیب بیباک جریدہ ہے اور دینی صحافت کا سرخیل ہے۔ محمد فاضل خان

کھڑکد آزاد کشمیر

مرزائیت کا احراری پوسٹ مارٹم

نقیبِ ختمِ نبوت مرزائیت کا احراری پوسٹ مارٹم ہے۔ ماضی میں مرزائیت کے ناسور پر احرار کے نشتر کامیاب ثابت ہوئے۔ فی زمانہ اس کا اعادہ اہم تقاضی تھا۔ آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

محمد اویس۔ گلبرگ۔ لاہور

سارقانِ نبوت کا کامیاب تعاقب

نقیبِ ختمِ نبوت از اوّل تا آخر مطالعہ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ مجلسِ احرار نے ماضی کی تاریخ دہراتے ہوئے سارقانِ نبوت کا کامیاب تعاقب کیا ہے۔ رسالہ جاری فرمادیں۔ محمد شاہد شوکت

پونڈہ

"نقیبِ ختمِ نبوت" حرف بہ حرف مطالعہ کیا۔ دوستوں کو دکھایا تو سب نے پسند کیا۔ ان شاءاللہ نقیب ہمارے جذبوں کا ترجمان اور صحافت کی آبرو ثابت ہوگا۔ یہاں احباب زیادہ تعداد میں سالانہ خریدار بن رہے ہیں۔ غلام حسین ڈیرہ اسمٰعیل خان

دعاءِ صحت

قائدِ احرار جانشینِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاری مدظلہ کو ایک حادثہ کے باعث شدید چوٹ آئی ہے اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائیں (آمین) احباب خصوصی دعا فرمائیں۔ "ادارہ"

اظہارِ تعزیت

گزشتہ دنوں مجلسِ احرارِ اسلام کے قدیم کارکن جناب حاجی غلام قاسم (پہاڑپور، ڈیرہ اسمٰعیل خان) جناب صوفی رحمت علی بورے والا انتقال فرما گئے۔ ممتاز عالمِ دین حضرت علامہ غلام رسول صاحب بھی رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اراکینِ ادارہ پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائیں۔ آمین!

پینٹر
جگنو آرٹ
اعلیٰ کام
مناسب دام
ہماری خدمت
آپ کی شہرت
چوک ہوائی اڈہ روڈ رحیم یار خان
طلبہ و طالبات کے لئے
خاص رعایت
پبلسٹی تجارت کی جزو ہے
سائن بورڈ، پلاسٹک بورڈ، دیواری بورڈ نمبر پلیٹ، نیم پلیٹ، بینر، اشارات سبق اور چارٹس لکھوانے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

نوجوانوں سے خطاب ——— سلام

شاعر احرار قمر الحسنین

اے جوانِ خفتہ اب بیدار ہو
کمرِ ہمت باندھ اور تیار ہو
فکرِ یورپ سے تو اب بیزار ہو
اور غلامِ احمدِ مختار ہو
اس نے لوٹا تیرا حبِّ مصطفیٰ
چھین لے اپنی متاع ہشیار ہو
تُو جھپٹ کے چھین لے اپنا وقار
تُو مثالِ خالدِ جرّار ہو
تُو روافض اور خوارج کو بھگا
تُو مثیلِ حیدرِ کرّار ہو
دائیں بائیں گھوم کر تُو تھک گیا
دانستہ آ اور شاملِ احرار ہو

سلام اُن پر کہ میرِ کارواں تھے
سلام اُن پر کہ پیرِ عارفاں تھے
سلام اُن پر، نبی کے عاشقاں تھے
سلام ان پر قتیلِ فاسقاں تھے
سلام اُن پر عدو کا ذباں تھے
سلام اُن پر کہ حق کے پاسباں تھے
سلام اُن پر کہ وہ برق تپاں تھے
سلام اُن پر کہ وہ شعلہ فشاں تھے
سلام اُن پر شہادت جن کی منزل
سلام اُن پر جو مر کے جاوداں تھے
سلام اُن پر کہ وہ جانِ جہاں تھے
سلام اُن پر شہادت میں جہاں تھے
وہ فاتحِ اعظم بد ناگہاں تھے
سلام ان پر نہتّے ناتواں تھے

توحید و ختمِ نبوّت کے علمبردار

ایک ہو جاؤ!

مرزائیوں کی سرمایہ دارانہ سیاسی سازشوں ، مذہبی مکّاریوں اور سماجی قدروں میں مخفی فریب کاریوں کے محاسبہ و تعاقب کے لئے **عالمی مجلسِ احرارِ اسلام** کے زیرِ تعمیر دینی مراکز کی تکمیل و تشکیل میں بھرپور تعاون کریں!

ہمارے دینی ادارے :

- جامعہ ختمِ نبوّت — مسجدِ احرار ، متصل ڈگری کالج ربوہ فون ۸۸۱
- مدرسہ ختمِ نبوّت — بخاری مسجد ، سرگودھا روڈ ربوہ
- دارالعلوم ختمِ نبوّت — چیچہ وطنی فون ۹۵۳
- مدرسہ معمورہ — دارِ بنی ہاشم ، پولیس لائنز روڈ ملتان
- مدرسہ معمورہ — مسجدِ نور ، تغلق روڈ ملتان
- مدرسہ محمودیہ معمورہ — ناگڑیاں ، ضلع گجرات
- مدرسہ ابوبکر صدّیق — تلہ گنگ جنوبی
- یو۔کے ختمِ نبوّت مشن — (ہیڈ آفس : گلاسگو) برطانیہ

سیّد عطاء المحسن بخاری مدیر مدارس التحفیظ والمساجد

دارِ بنی ہاشم ◎ پولیس لائنز روڈ ، ملتان - پاکستان ◎ ترسیل زر کے لئے : اکاؤنٹ نمبر: ۲۹۹۳۲ حبیب بنک لمیٹڈ حسین آگاہی ملتان